رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ م

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس پر اسلست نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۲۳ - اڈیٹر :- عطاء اللہ - نمبر ۳۳

67038

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ مہ

رؤسا و جاگیرداران سے " ۔۔۔ سے

عام خریداران سے " ۔۔۔ صہ

" " ششماہی ۔۔۔ عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

مالک اخبار

مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر ۔ ۷ ۔ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۸ ۔ جون ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱)	قادیان میں تجدید علم کلام	ص ۱ تا ۳
(۲)	العروۃ الوثقیٰ	ص ۳ تا ۴
(۳)	شیعوں کا علی (ع ۳)	ص ۵
(۴)	تاریخ اہل حدیث	ص ۵ تا ۶
(۵)	مسافر حجاز کا مکتوب	ص ۷
(۶)	سفر حجاز	ص ۷ - ۸
(۷)	حقیقت وحدت	ص ۹ تا ۱۱
(۸)	گئو پرستی اور مسئلہ شدھی	ص ۱۲
(۹)	ملکی مطلع	ص ۱۳ - ۱۴
(۱۰)	متفرقات	ص ۱۵
(۱۱)	انتخاب الاخبار	ص ۱۶
(۱۲)	اشتہارات	ص ۱۷ تا ۲۰

قادیان میں تجدید علم کلام

نمبر ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت مولانا المکرم شیر پنجاب سلمہ اللہ نے آریوں اور قادیانیوں کی اس موافقت[1] کے متعلق اپنے نو تصنیف رسالہ "اصول آریہ" میں ایک نہایت لطیف ریمارک کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ گرامی یہ ہیں:-

"ناظرین! قادیانی مرکز عرصہ سے آریہ سماج کے ساتھ میدان مناظرہ میں مقابل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آخر کار اس نے آریہ سماج کے سامنے سر جھکا دیا۔ جس پر ان کے حق میں یہ شعر موزوں ہے ۔

حضرت واعظ نے سے پیکر کیسی چال کی
محتسب کو جا لیے ۔ رندوں کے مخبر ہو گئے" (ص ۸)

حضرت مولانا المعظم سلمہ اللہ کے اس ریمارک سے قادیانی خرمن میں آگ لگ گئی۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب کے پرانے سرحدی دوست تو حسب فطرت سخت بدحواس ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے اخبار "فاروق" میں ایسی صلواتیں سنائیں کہ ہمیں اس اخبار کے پڑھنے سے افسوس ہوا۔ کہ کیوں پڑھا۔ اور اب اُنکے جواب سے بھی شرم آتی ہے لہٰذا ان حضرت کو تو ان کے حال پر رہنے دیجئے۔ ہاں مصنف کتاب میر محمد اسحٰق صاحب کی ایک تحریر رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" (نمبرہ جلدہ ۲۵ بابت ماہ مئی سنہ حال) میں مولانا المکرم مدظلہ کے جواب میں شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ علمی نظر سے وہ بھی قابل جواب نہیں۔ کیونکہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریر کے لکھنے والے صاحب علم کلام سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور ان کو متکلمین اسلام اور حکماء کفار کے مذہب میں تمیز نہیں۔

[1] یعنی موافقت قدامت سلسلہ پیدائش سلہ مباحثہ لودھیانہ میں بیس پونڈ یعنی تین سو روپیہ انعام و غیرہ والے (میر سیالکوٹی)

لیکن چونکہ اس میں نفس مسئلہ کے متعلق گفتگو کی گئی ہے اور بد زبانی اور بد تہذیبی نہیں کی گئی۔ اسلئے اخلاقی طور پر ضرور قابل جواب ہے۔ اور میر صاحب ممدوح کے اسی طریق نے ہم کو ان کے جواب کی طرف متوجہ کیا ہے اور ہم ان کو اس طریق کے اختیار کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ بہرحال میر صاحب ممدوح کے الفاظ یہ ہیں۔

"جواب۔ مولوی صاحب! (مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ) میرا عقیدہ آپ دوبارہ پڑھیں۔ اس سے شبہ پیدا نہیں ہوتی۔ میں مخلوق کو حادث مانتا ہوں نہ کہ قدیم۔ اور سلسلہ مخلوق کو قدیم مانتا ہوں۔ مگر سلسلہ کے معنے مخلوق کا مجموعہ نہیں۔ بلکہ سلسلہ مخلوق کے معنے خدا کا پیدا کرتے رہنا ہے۔ پس مخلوق حادث اور خدا کا پیدا کرتے رہنا جو کہ خود خدا کی ایک صفت ہے قدیم ہے۔ پس دو الگ الگ چیزیں حادث و قدیم ہوئیں۔ مخلوق حادث۔ اور خدا کی صفت خلق قدیم نہ کہ ایک ہی چیز حادث و قدیم کہ اجتماع ضدین کا اعتراض ہو" (صفحہ ۲۱ ریویو)

(۲) اس سے آگے فرماتے ہیں۔

"جواب۔ مولانا! (مولوی ثناء اللہ صاحب) چونکہ آپ میری اصطلاح سمجھے نہیں۔ اسلئے یہ اعتراض کیا۔ میں سلسلہ کائنات کو خدا کی صفت سمجھتا ہوں۔ پس وہ حادث نہیں۔" (صفحہ ۲۱ ریویو)

اس تحریر میں میر صاحب نے ایک نہیں دو نہیں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ ہم بہت چاہتے ہیں کہ میر صاحب کی نسبت یہ نہ کہیں کہ وہ علم کلام نہیں جانتے۔ لیکن جب وہ بات ہی ایسی کریں تو اگرچہ یہ خاکسار نہ بھی کہے لیکن دیگر اہل علم تو ضرور کہینگے کہ میر صاحب ممدوح علم کلام سے دو نقطہ دار قاف سے پورے ناواقف ہیں۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب کا اشتباہ دور کرنے کیلئے اول ہم اجمالاً اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ خدائے تعالےٰ کی صفات دو طرح کی ہیں۔ حقیقی اور اضافی۔

صفات اضافیہ کا ایک تعلق تو ذات برحق سے ہے اور ایک مخلوق سے۔ ذات برحق کے تعلق کے لحاظ سے تو سب قدیم ہیں لیکن صفات اضافیہ کا جو تعلق مخلوق سے ہے وہ مخلوق کے حادث ہونے کی وجہ سے حادث ہوتا ہے۔

مثلاً ربوبیت کہ یہ اپنے ظہور کیلئے شئی مربوب کو چاہتی ہے۔ خدا میں یہ صفت قدیم ہے۔ لیکن اس مربوب شئے سے اس کا تعلق تب ہوگا جب خدا تعالےٰ اس مربوب کو موجود کر کے اسکی تربیت کا ارادہ کریگا۔ پس ربوبیت کا تعلق حادث ہوا نہ کہ خود ربوبیت۔

بالمختصر یوں سمجھئے کہ صفات اضافیہ کا جو تعلق ذات خدا سے ہے وہ تو قدیم ہے۔ لیکن ان کا جو تعلق مخلوق سے ہے وہ حادث ہے۔ چنانچہ **شرح مواقف** کے حاشیہ چلپی میں ہے۔

اعلم ان القدرة صفة توثر فی المقدور ولها به تعلقان تعلق معنوی لا یترتب علیه وجود المقدور بل یمکن القادر من ایجاده وترکه ولا شک ان هذا التعلق عام لکل ممکن لازم للقدرة قدیم اقدمها۔ ونسبة الی الضدین[1] علی السواء وتعلق آخر یترتب علیه ذلك وهذا التعلق حادث (شرح مواقف مطبوعہ قسطنطنیہ جلد سوم صفحہ ۱۲ طبع قدیم)

پس اس طرح صفت تخلیق کا جو تعلق ذات برحق سے ہے وہ تو قدیم ہے۔ لیکن جب وہ کسی شئے کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس صورت کو جو اسکے علم میں ہے کہتا ہے کن یعنی موجود ہو جا۔ فیکون پس وہ موجود ہو جاتی ہے۔ پس اس شئے مخلوق سے اسکی صفت خالقیت کا تعلق اسوقت ہوا جب اس نے اسے پیدا کرنا چاہا۔ اس چاہنے سے پہلے نہیں تھا۔ اور یہی حدوث کے معنے ہیں۔

باقی رہا میر محمد اسحٰق صاحب کا یہ شبہ کہ سلسلہ تخلیق قدیم ہونا چاہئے۔ ورنہ تعطل صفت باری لازم آئیگا۔ سو اس کا حل یوں ہے کہ اول تو سلسلہ کا لفظ ہی اس امر کا مقتضی ہے کہ اسکی ابتدا بھی ہو۔ کیونکہ سلسلہ کو سلسلہ اسکی آئندہ کی روانی و اتصال کے لحاظ سے کہتے ہیں۔ جیسا کہ سابقاً قاموس کے حوالہ سے گذر چکا کہ "السلسلة اتصال الشئی بالشئی" یعنی سلسلہ ایک شئے کے دوسری شئے سے ملنے کو کہتے ہیں۔ پس جہاں سے یہ ملاپ شروع ہوا وہ اس سلسلہ کی ابتدا ہوگی اور جس چیز کی ابتدا ہوتی ہے وہ اپنے وقت ابتدا سے پہلے نہیں ہوتی۔ اور یہ بدیہی بات ہے۔ نظر و فکر کی محتاج نہیں۔ اور کسی شئے کی ابتدا کے یہی معنے ہیں کہ وہ مسبوق بالعدم ہو۔ یعنی وہ اپنے وقت ابتدا سے پہلے نہ ہو۔

اس وقت زیر بحث سلسلہ کا اجرا یعنی آگے کو چلتے جانا نہیں ہے۔ بلکہ اسکا شروع زیر نزاع ہے اگر ہر سلسلہ کا ابتدا ضروری ہے۔ جو بالکل صحیح اور بدیہی ہے تو ان سب سلسلوں کے لئے جو میر محمد اسحٰق صاحب کے خیال میں ہیں ایک ایسا وقت بھی ضروری ہے جب ان کی ابتدا ہوئی۔ جس کے بعد ان کا اجرا مسلسل چلا آیا۔ جب ابتدا مان لی گئی تو یہ بات صاف ظاہر ہوگئی کہ وہ ابتدائی سلسلہ اپنے وقت وجود سے پہلے نہ تھا بلکہ اس وقت شروع ہوا جب خدا نے اسے پیدا کیا۔ پس سلسلہ کائنات حادث ہوا نہ کہ قدیم۔ فافہم ولا تکن من القاصرین۔

اس امر کو ہم اس سوال سے بھی واضح کرتے ہیں کہ میر محمد اسحٰق صاحب بیان فرمائیں کہ جتنی بار ابتک خدا دنیا کو پیدا کر چکا ہے ان کی تعداد و شمار خدائے تعالےٰ کو معلوم ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ذات باری میں جہالت لازم آئی اور ذات برحق اس سے پاک ہے۔

اور اگر معلوم ہے کہ میں ابتک اتنی بار دنیا کو پیدا کر چکا ہوں تو بس سلسلہ دنیا و مخلوق حادث ٹھیرا کیونکہ گنتی جہاں سے پہلی بار شروع ہوگی وہ سلسلہ کا ابتدا ہوگا۔ فافہم وتدبر۔

ایک اور طرح پر بھی ہم میر محمد اسحٰق صاحب کے اپنے حوالہ سے سمجھاتے ہیں کہ میر صاحب ممدوح نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۱ پر خود حدیث "کان اللہ ولم یکن معہ شیئ" نقل کی ہے۔

یعنی حاصل اسکا یہ ہے کہ ایک وقت تھا کہ خدا

[1] ای الفعل والترک ۱۲ منہ

نکات مرزا - معارف و نکات مرزائی [illegible] کا مقابلہ - قیمت ۵/ (مجلد)

ہی تھا اور اسکے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

ہمیں معلوم ہے۔ میر صاحب اسکے جواب میں یہہ عذر کرتے ہیں کہ میں سلسلہ کائنات کو خدا کی صفت سمجھتا ہوں۔ اور خدا کی صفات خدا کے ساتھ ہمیشہ سے ہیں۔ حدیث میں جو وارد ہے ولم یکن معہ شیئ۔ سو خدا اور اسکی صفات کے علاوہ کوئی دیگر شئے مراد ہے۔

سو اس کا جواب یہ ہے کہ جناب والا! خدا کی صفت تو تخلیق ہے نہ کہ سلسلۂ کائنات۔ پھر توجہ فرمائیں کہ سلسلہ خدا کی صفات میں کہاں سے گھس آیا تخلیق الگ امر ہے اور سلسلہ الگ ہے۔ خدا کی صفت تخلیق ہے نہ کہ سلسلہ۔ سلسلۂ تخلیق میں ترکیب اضافی ہے اور مضافین میں اصل مغائرت ہے۔

پس خدا کیلئے اس سلسلہ کو ہاتھ سے چھوڑ دیجئے کیونکہ اسکی آخری کڑی دہریت پر جا ختم ہوتی ہے۔

اسے ہم ایک اور طرح پر بھی سمجھاتے ہیں۔ جناب میر صاحب بیان فرمائیں کہ آپ کا تجویز کردہ سلسلہ خدا کا پیدا کردہ ہے یا نہیں؟ اگر پیدا کردہ ہے تو حادث کیوں نہ ہوا۔ اور اگر اس کا پیدا کردہ نہیں تو وجود میں کس طرح آگیا۔ کیا خود بخود موجود ہوگیا۔ بس یہی بات ہے جس سے ڈرتا ہوں کہ اسکی آخری کڑی دہریت پر جا ختم ہوتی ہے۔ خدا کے لئے اس سے توبہ کریں۔

اس کیلئے ایک حوالہ بھی دیکھ لیجئے۔ "تمہید ابوالشکور سالمی" میں ہے

فان قیل ان اللہ تعالیٰ لو کان خالقا لم یزل یقتضی ان یکون المخلوق لم یزل لان صفۃ الخالقیۃ بالتخلیق۔ والتخلیق یقتضی المخلوق لا محالۃ۔ فلیزم القول بقدم اللہ والعالم وھذا محال۔

"یعنی اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ ازلی خالق ہو تو یہ اس امر کا مقتضی ہے کہ مخلوق بھی ازلی ہو کیونکہ صفت خالقیت تخلیق سے ہے۔ اور تخلیق لامحالہ مخلوق کو چاہتی ہے پس دہر اور دنیا کی قدامت لازم آئیگی۔ اور یہ محال باطل ہے"

اس کے بعد اس کا جواب یہ دیا ہے۔

الجواب۔ قلنا لیس کما ذکرت فان اللہ تعالیٰ موصوف بصفۃ الخالقیۃ الا ان تاثیر الصفۃ لم یظہر ما لم یخلق۔ (تمہید ص۵)

"یعنی اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت امر کی اس طرح نہیں جسطرح تم نے (سوال میں) ذکر کی کیونکہ خدائے تعالیٰ تو بیشک صفت خالقیت سے (ہمیشہ سے) موصوف ہے۔ **مگر اس صفت کی تاثیر ظاہر نہ ہوئی جب تک اُس نے پیدا نہ کیا۔**"

علم کلام وعقائد کی کتابوں کے حوالجات اور ہماری دیگر معقول تفہیمات سے صاف ظاہر ہوگیا کہ صفت کے قدیم ہونے کے یہ معنے ہیں کہ خدا کی ذات سے اسکا تعلق قدیم ہے نہ کہ مخلوق کی ذات سے۔ مخلوق کی ذات سے تو اس کا تعلق اُسوقت ہوا جب اس نے اُسے پیدا کیا۔ پس وہ تعلق اور اس کا ظہور حادث ہوا۔ (باقی باقی)

العروۃ الوثقیٰ

در بیان

بشارت حضرت احمدِ مجتبیٰ

نمبر ۱

آیت قرآنی سورہ الصّٰفّٰت۔ پارہ ۲۸ کے رکوع ۹ میں ہے کہ حضرت عیسےٰ بن مریم نے فرمایا تھا ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ فلما جاءھم بالبیّنٰت قالوا ھذا سحر مبین۔ (ترجمہ)

"اور میں بشارت دینے والا ہوں ساتھ ایک رسول کے کہ وہ میرے بعد تشریف لائیگا کہ اس کا اسم (صفاتی) احمد ہے۔ پس جب وہ احمد کھلی دلیلوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے ظاہر۔"

عقیدہ میاں محمود احمد قادیانی (۱) کتاب "القول الفصل" کے صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود[1] نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں۔ کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد اور محمد دونوں تھے۔ چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں

"اور اس آنیوالے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسکے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کی رُو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال وجمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔" (ازالہ اوہام جلد دوم ص۶۷۳)

(۲) کتاب "انوار خلافت" کے ص۱۸ اور اخبار "الفضل" مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۴ کے کالم نمبر ۲ پر ہے

"میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔ لیکن اسکے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔ لیکن میں جہانتک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے"

(۳) اخبار "الفضل" مورخہ ۲ و ۵۔ دسمبر ۱۹۱۶ء کے ص۵ کالم نمبر ۳ میں ہے۔

"میرے نزدیک وہ رسول جس کا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ اور یہی ثابت کرنا میرے ذمہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات

[1] جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۲ منہ

احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں ؟

اقول | جناب میاں صاحب فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام درحقیقت ، احمد نہ تھا ؟ (القول الفصل صفحہ ۲۹) یعنی یہ کہ " ماں باپ نے آپ کا نام احمد نہیں رکھا ؟ (الفضل مورخہ ۱۸ ۔ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء صفحہ ۶) مگر جناب مرزا صاحب کی نسبت لکھتے ہیں کہ آپ کا نام احمد تھا ؟ (القول الفصل صفحہ ۲۹) یعنی " حضرت مسیح موعود ہی کا اسم ذات احمد ہے ؟ (الفضل ۲ و ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء صفحہ ۵) یعنی یہ کہ " آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے ؟ (انوار خلافت صفحہ ۳۳)

مگر حق بات یہی ہے کہ جناب مرزا صاحب کا نام اُن کے والدین نے غلام احمد رکھا ہے ۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے

دلیل نمبر ۱ ؛۔ کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ سنہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور) کے صفحہ ۹۳ پر لکھا ہے ۔

" میرزا غلام مرتضٰے صاحب نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا ؟

دلیل نمبر ۲ ؛۔ شیخ یعقوب علی صاحب تراب کی کتاب "حیاۃ النبی" کی جلد اول کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے

" حضرت مرزا صاحب جمعہ کے دن بوقت صبح پیدا ہوئے تھے ...... مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا ؟

دلیل نمبر ۳ ؛۔ رسالہ تحفہ شاہزادہ ویلز کے صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے ۔

" اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) رکھا ؟

دلیل نمبر ۴ ؛۔ اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۹ شوال و ۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۳ھ کے صفحہ ۱۰ کے کالم نمبر ۳ میں ہے

" سنہ ۱۸۳۹ء سنہ ۱۲۵۵ھ وہ مبارک سال ہے جب آپ کی پیدائش ہوئی ۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ مسیح موعود توام پیدا ہو گا اور ایسا ہی ہوا ۔ آپ کے ساتھ ہی ایک لڑکی پیدا ہوئی جو تھوڑے روز زندہ رہ کر فوت ہو گئی ۔ آپ کے والد ماجد نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا ؟

دلیل نمبر ۵ ؛۔ اخبار الفضل مورخہ ۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۶ پر ہے

" والدین نے اس کا نام غلام احمد رکھا ہے ؟

دلیل نمبر ۶ ؛۔ الفضل مورخہ ۱۵ ۔ و ۱۹ ۔ مئی سنہ ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۸ پر ہے ۔

" مسیح موعود کا نام تھا غلام احمد ۔ یہی نام اُن کا اُن کے والدین نے رکھا ؟

دلیل نمبر ۷ ؛۔ الفضل مورخہ ۲۷ نومبر و یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۹ پر ہے ۔

" حضرت مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد* رکھا ہے ؟

جواب | واضح ہو کہ میاں محمود احمد صاحب کا یہ خیال کہ " اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے " (الفضل مورخہ ۲ و ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء صفحہ ۸ کالم ۳) سراسر غلط ہے ۔ کیونکہ حق بات یہ ہے کہ اس آیت میں ایک ایسے رسول کا ذکر خیر ہے جس کا اسم صفاتی احمد ہو ۔ حضرت مسیح نے الفاظ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ۔ کہکر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ آنے والے رسول کا اسم صفاتی احمد ہے ۔ الفاظ اسمہ احمد کا صحیح مطلب یہ ہے کہ " اس کا اسم صفاتی احمد ہے " کیونکہ قرآن مجید میں اسم کے معنے اسم صفاتی کے بھی آئے ہیں ۔ (دیکھو الفضل مورخہ ۱۵ و ۱۹ مئی سنہ ۱۹۱۷ء صفحہ ۸) چنانچہ سورہ الحشر پارہ ۲۸ کے رکوع ۶ میں ہے

لہ الاسمآء الحسنٰے

(واسطے اللہ کے ہیں نام اچھے)

اس جگہ جو اسماء باری تعالٰے مثلاً عالم الغیب والشہادۃ رحمٰن ۔ رحیم ۔ ملک ۔ قدوس ۔ سلام ۔ مومن ۔ مہیمن ۔ عزیز ۔ جبار ۔ متکبر ۔ خالق ۔ باری ومصور آئے ہیں ۔ یہ سب اسماء صفاتی ہیں ۔ اب میں ذیل میں ایک صحیح حدیث سے ثابت کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم صفاتی احمد ہے ۔

حدیث نمبر ۱ ؛۔ صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۰۱ ۔ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۱۲ و ۳۱۳ ۔ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۵۰۹ ۔ ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۲۱ ۔ فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۵۳ ۔ کشف المغطاعن کتاب الموطا صفحہ ۶۲۰ ۔ مصفٰے شرح موطا جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ ۔ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ ۔ المعلم جلد ۶ صفحہ ۲۳۵ ۔ مشکوٰۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۳۹ ۔ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۶ ۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۵۰۶ ۔ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵ ۔ مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۸۰ و ۸۴ ۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶ ۔ دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ ۱۲ ۔ ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۹۱ ۔ ترجمان القرآن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۵ ۔ مواہب الرحمٰن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵ و جلد ۲ صفحہ ۳۷۲ ۔ نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۳۸۱ ۔ کتاب الشفا جلد اول صفحہ ۱۴۴ ۔ شرح الشفاء جلد اول صفحہ ۴۸۵ پر ہے ۔

" حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں ۔ میں محمد ہوں ۔ اور میں احمد ہوں ۔ اور میں ماحی ہوں کہ خدا میرے سبب سے کفر کو دور کرتا ہے ۔ اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع ہونگے اور میں عاقب ہوں " (یعنی خاتم النبیین یعنی آخری نبی جسکے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہووے اور کسی شخص کو خلعت نبوت سے سرفراز نہ کیا جاوے)

نوٹ ؛۔ جناب عبد المطلب نے آپ کا اسم مبارک محمد رکھا تھا ۔ (دیکھو تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ ۲۳۱ اور روض الانف جلد اول صفحہ ۱۰۵) پس حضور پرنور صلعم کا اسم صفاتی احمد تھا جیسے کہ اسماء ماحی ، حاشر و عاقب

* غلام احمد اور احمد الگ الگ نام ہیں ۔ قادیانی بھی عجب پیر پرست ہیں کہ ایسی کھلی ہوئی حقیقت کو بھی نہیں مان سکتے ۔ ۱۲ میر سیالکوٹی ۔

ahmadimuslim.de

آپ کے صفاتی نام تھے۔

حدیث نمبر ۲ :- مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸ مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۶۲۔ تفسیر ابن جریر جلد اول صفحہ ۴۱۴ ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۴۳۹۔ درمنثور جلد اول صفحہ ۱۳۹۔ درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۳/۲۱۴۔ ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۱۶۱/۱۶۲ ترجمان القرآن جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۶۔ مشکوٰۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۳۲/۲۳۳ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۶ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۹ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۲۹۳ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۲۵ فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۸ کتاب الشفاء جلد اول صفحہ ۱۰۲ شرح الشفاء جلد اول صفحہ ۳۷۲/۳۷۳ نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۱/۱۰۲ مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۲۰/۲۲ زرقانی شرح مواہب جلد ۶ صفحہ ۱۶۴ خصائص الکبریٰ جلد اول صفحات ۴ و ۵ و ۹ و ۴۵ و ۲۹۴ مواہب الرحمٰن جلد اول صفحہ ۳۱۳۔ جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۔ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۳ پر ہے۔

"حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوں خاتم النبیین کا اس حال میں کہ حضرت آدم البتہ پڑے ہوئے تھے اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں۔ اور اب میں خبردوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم کی ہے۔ (ولبشارۃ عیسےٰ) اور خوشخبری دینا حضرت عیسےٰ کا۔ اور خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجھ کو از تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے واسطے ایک نور کہ روشن ہوئے اُس کیلئے اس نور سے محل ملک شام کے "۔

(باقی آئندہ)

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

۱؎ فرعون نے خود دعوے کیا تھا حضرت علی نے خود نہیں کیا غالی لوگوں نے اُن کے سر تھوپا۔ جیسا کہ غالی عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ کے ذمہ لگایا۔ اور حال میں بریلوی صاحبان اور اُن کے ہم خیال حافظ جماعت علی شاہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اسی طرح کا غلو کر رہے ہیں کہ آپ کو بشر (انسان) کہنا کفر ہے۔ معاذ اللہ۔

(مدیر سیالکوٹی)

شیعوں کا علی

نمبر ۳

(سلسلہ کیلئے دیکھو "اہلحدیث" ۲۵ ستمبر و ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

سیدنا علی عمزاد نبی رضی اللہ عنہ وعن احبائہ۔ کی نسبت جو کچھ راقم آثم کا عقیدہ ہے اُسکے لئے ملاحظہ ہو "اہلحدیث" ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۵۔ اُس کے بعد شیعوں کے مخصوص علی کے متعلق میں نے قلم اُٹھایا۔ جسکی ابتدا ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء سے ہوئی۔ اور اُسمیں بتایا گیا ہے کہ فرعون صرف ایک دعوے سے (فقال انا ربکم الاعلیٰ) کہکر ابدی مردود بارگاہ ایزدی ہوا۔ اور شیعوں کے علماء نے شیعوں کی روایت کے بموجب گیارہ دعوے خدائی کے یکے بعد دیگرے کئے۔ جسکے رو سے وہ فرعون سے بھی گیارہ زینے اوپر چڑھ گئے۱؎۔ اور آخر میں استدعا کی تھی کہ کوئی شیعہ صاحب بالخصوص اڈیٹر صاحب اخبار "درنجف" اگر اسپر کچھ روشنی ڈالینگے تو نہایت مشکوری کے ساتھ اُس پر روشنی ڈالی جائیگی۔ اسکے بعد آجتک سات مہینے سے بھی زیادہ کا عرصہ گذرا۔ مگر میرے کان اُنکے جواب فیض انتساب سے ہنوز آشنا نہ ہوئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ

کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں

برادران اسلام وہ خدائی کے دعوے جو شیعوں کے علی نے کئے جنکو ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے پرچہ میں نمبروار درج کرچکا ہوں رائگاں نہیں گئے بلکہ امت علی کے قلوب میں وہ اسقدر اثر کر گئے ہیں کہ شیعی دنیا کے ہر شجر و برگ و شجر میں وہ ہر جگہ رونما و جلوہ گر ہیں۔ آؤ ذرہ اس خدائی نوعیدار کی تعلیم کی پڑتال تو کریں کہ وہ کچھ پھل بھی لائی ہے یا نہیں۔ میرے آئندہ کے مضامین جو انشاء اللہ مسلسل درج ہونگے معزز ناظرین گذشتہ ۲۳۔ اکتوبر و ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء کے پرچوں کے ساتھ ملحق فرما کر زیر مطالعہ رکھیں۔ تاکہ اُن کو معلوم ہو جائے کہ شیعہ صرف قرآن کو ناقص اور متروک العمل سمجھتے ہیں۔ بلکہ خدائے جبار و قہار کو بھی بیکار اور معطل ٹھیرا چکے ہیں۔

شیعوں کے علی نے کون سے دعوے کئے تھے نمبروار ملاحظہ ہوں۔

(۱) میں نے لیا ہے روحوں سے اقرار اول میں۔

(۲) میں نے اُن کو آواز دی تھی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔

(۳) میں نے پیدا کیا روحوں کو۔

(۴) میں ہوں مالک صور اسرافیل کا۔

(۵) میں ہو مردوں کو قبروں سے نکالنے والا۔

(۶) میں نے موسےٰ کو دریا سے نکالا تھا۔

(۷) میں نے فرعون کو مع اُسکے لشکروں کے غرق کر دیا تھا۔

(۸) میں نے اونچے اونچے پہاڑ قائم کردئے ہیں۔

(۹) اور میں نے جاری کردئے ہیں آب رواں کے چشمے۔

(۱۰) میں وہ نور ہوں جس سے موسےٰ نے ہدایت پائی تھی۔

(۱۱) میں وہ حی لایموت ذات ہوں جو مرنیوالا نہیں۔

شیعان علی نے اس ندائے شرک جلی پر جسطرح لبیک کہکر (قالوا بلیٰ) کا ثبوت دیا ہے وہ آئندہ ملاحظہ فرمائیں۔

(غلام احمد خان بنگش از ہنگو ضلع کوہاٹ)

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

حدیث لاتکتبوا عنی غیر القرآن الخ اور ازالۂ شبہ

منکرین حدیث صحیح مسلم کی اس حدیث کو پیش کر کے کہا کرتے ہیں کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے لکھنے سے فرمادیا تھا

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولاحرج ومن کذب علی (قال ھمام احسبہ قال) متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار (صحیح مسلم باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم جلد دوم صفحہ ۴۱۴)

"یعنی حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے (جو کچھ سنو اُسے) لکھا نہ کرو۔ اور جس نے مجھ سے سوائے قرآن کے کچھ لکھا ہو وہ اُسے مٹادیوے اور مجھ سے زبانی روایت بیان کیا کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی مجھ پر عمداً جھوٹ

ahmadimuslim.de

باندھے تو اُسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔"

منکرین حدیث کے جواب میں اسکے متعلق سابقاً گذر چکا ہے کہ اس حدیث میں کتابت غیر از قرآن کی ممانعت ہے نہ اتباع حدیث کی۔ اور ہمارا تمہارا جھگڑا اتباع حدیث میں ہے نہ کتابت میں۔ پس تم کو یہ حدیث کسی طرح بھی مفید نہیں۔

عبرت مقام تعجب ہے کہ صحابہ کرامؓ جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطاب کر رہے ہیں اور وہ آپ کے کلام ہدایت نظام کے محل اور موقع کو دوسروں کی نسبت زیادہ اچھا سمجھ سکتے تھے اور آپ کے احکام سعادت التیام کی تعمیل میں دوسروں کی نسبت زیادہ چست اور نہایت پختہ و فرمانبردار تھے (جیسا کہ آپ حدیبیہ کے واقعہ کے ذکر میں معلوم کر چکے) وہ تو حدیث رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جان و مال اور ہر شئے سے عزیز جانیں اور آپ کی سنت سے ایک قدم ہٹنا بھی گوارا نہ کریں۔ اور اس حدیث سے تعمیل حدیث کی ممانعت نہ سمجھیں۔ اور آج تیرہ سو برس سے زیادہ عرصہ کے بعد وہ لوگ کہ نہ تو عربی اُن کی زبان اور نہ اکتسابی طور پر اُن کو اس زبان میں اتنی مہارت کہ اس میں صحت سے تحریری یا تقریری طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں[۵۱]۔ اور صرف اُردو تراجم کو دیکھ دیکھ کر لوگوں کو شکوک و شبہات میں ڈالنا اُن کا دستور ہو۔ وہ بے پڑھے مجتہد اس حدیث سے یہ سمجھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث کی تعمیل سے منع فرماتے ہیں اور اُن کا یہ فہم صحابہؓ کے مقابلہ میں درست ہو۔

اللّٰھم انا نعوذ بك من وساوس الشیطان والیك نشكوا جهالة الزمان وفتنة اهل الطغیان

تنبیہ بھلا کوئی ان عقل کے پیچھے لٹھ لیکر پھرنے والوں بے پڑھے مجتہدوں سے پوچھے تو سہی! کہ بھائی! یہ تو بتاؤ کیا تمہاری عقل (گو کیسی ہی ناقص ہے) میں یہ سما سکتا ہے کہ خدا کا کوئی رسول (علیہ السلام) اپنی اتباع سے خود منع کرے۔ اور کہے کہ کلام خدا کی تشریح و توضیح جو میں تم کو بتاؤں اُس کا تو اعتبار نہ کرنا۔ اور جو کچھ تمہارے اپنے دماغ میں آئے اُسی کو خدا کا منشا اور مراد سمجھنا (استغفر اللہ)۔ دیکھئے! حضرت ہارون پیغمبر خدا (علیہ السلام) گوسالہ پرست یہود کو یوں خطاب کرتے ہیں۔ وان ربكم الرحمٰن فاتبعونی واطیعوا امری (طٰہٰ پ ۱۶) یعنی تمہارا رب تو وہی جو رحمٰن ہے۔ پس میری پیروی کرو اور میرے حکم پر چلو[۵۲]۔ غرض یہ بالکل بےعقلی کی بات ہے کہ کوئی رسول اپنی اتباع اور اطاعت سے منع کرے۔

حضرت ابو سعیدؓ کی شخصیت و سیرت

حضرت ابو سعید خدریؓ جو اس حدیث زیر بحث کے راوی ہیں فضلائے صحابہ میں سے تھے۔ یہ بھی اصحاب صفہ میں سے تھے۔ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لمبی عمر پائی۔ ان سے بھی احادیث بکثرت مروی ہیں۔ حضرات عبد اللہ بن عمر اور حضرت جابر بن عبد اللہ جیسے کثیر الحدیث صحابی نے بھی ان سے حدیث روایت کی ہے۔ چنانچہ "خلاصہ اسماء الرجال" میں ہے۔

كان من علماء الصحابة له الف ومائة حدیث وسبعون حدیثا۔

"یعنی آپ علماء صحابہ میں سے تھے آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ایک ہزار ایک سو اور ستر ہے (۱۱۷۰)"

(۲) حافظ ذہبی تذکرہ میں فرماتے ہیں۔

روی حدیثا کثیرا وافتی مدة والدہ من شهداء احد عاش ابو سعید ستا وثمانین سنة وحدث عنه ابن عمر وجابر بن عبد اللہ وغیرهما من الصحابة الخ۔ (پھر اس سے آگے فرماتے ہیں)

یروی ان ابا سعید كان من اهل الصفة وحدیثه كثیر[۵۳]۔

"یعنی حضرت ابو سعید نے حدیث کثرت سے روایت کی اور بہت مدت تک فتوے دیتے رہے ان کا والد (مالک بن سنانؓ) شہداء احد میں سے ہے۔ حضرت ابو سعید نے چھیاسی سال کی عمر پائی اور آپ سے صحابہ میں سے عبد اللہ بن عمرؓ اور جابر بن عبد اللہؓ وغیرہما نے بھی حدیث روایت کی (یہ بھی) مروی ہے کہ حضرت ابو سعیدؓ اہل صفہ میں سے تھے۔ آپ کی روایت کردہ احادیث کثرت سے ہیں۔"

(۳) حافظ ابن عبد البر اندلسی "استیعاب" میں فرماتے ہیں۔ كان ابو سعید من الحفاظ المكثرین العلماء الفضلاء العقلاء واخبارہ تشهد له بتصحیح هذه الجملة[۵۴]۔

"یعنی حضرت ابو سعید کثیر الروایت حفاظ حدیث اور علماء، فضلاء اور عقلاء میں سے تھے۔ آپ کی روایات آپ کی ان سب اوصاف کی تصحیح کی شہادت دیتی ہیں۔"

یہ تو باب الکنیٰ میں کہا ہے۔ اور باب الاسماء میں ان کے ترجمہ میں فرماتے ہیں

ابو سعید الخدری هو مشهور بكنیته اول مشاهدہ الخندق وغزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اثنتی عشرة غزوة وكان ممن حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سننا كثیرة وروی عنه علما جما وكان من نجباء الانصار وعلمائهم وفضلائهم۔ توفی سنة اربع

---

[۵۱] عرصہ ہوا ہم نے اپنے رسالہ "الہادی" (مرحوم) میں کتاب تائید القرآن میں جو پادری اکبر مسیح عیسائی باندوی کی کتاب تاویل القرآن کے جواب میں لکھی گئی تھی، لکھا تھا کہ اگر مولوی عبد اللہ چکڑالوی (بانی فرقہ اہل قرآن) مسٹر اکبر مسیح کے نزدیک علوم عربیہ میں کمال رکھتے ہیں تو مسٹر اکبر مسیح مولوی عبد اللہ صاحب کو لکھیں کہ میں آپ کو اچھا خاصہ مولوی لکھ چکا ہوں۔ مہربانی کر کے آئندہ مہینے کا رسالہ "اشاعت القرآن" عربی زبان میں شائع کریں۔ مولوی عبد اللہ صاحب سے کیا ہو سکتا تھا۔ جذام کے تعفن میں گل سڑ کر مر گئے اور جہان کو پاک کر گئے۔ لیکن ہمارا مطالبہ پورا نہ کر سکے اب بھی اُنکے معتقدوں میں سے کسی کو اپنے علم کا خیال ہے تو وہ خیالات کا اظہار تقریراً و تحریراً عربی زبان میں کریں۔ ورنہ خاموش رہیں ۱۲ منہ

* الہادی مرحوم اسلئے کہا کہ "الہادی" عرصہ ہوا میری مجبوریوں ۴

[۵۲] اتباع فعل میں پیروی کرنے کو کہتے ہیں اور اطاعت ماننے یعنی قول میں مطیع ہونے کو۔ اس آیت میں پیغمبر برحق کی فعلی اور قولی ہر دو طرح کی احادیث کے ماننے اور اُنکے مطابق عمل کرنے کا ثبوت ہے ۱۲ منہ

[۵۳] تذکرہ جلد اول صفحہ ۳۷ ۱۲ منہ

[۵۴] استیعاب صفحہ ۶۶۱ جلد دوم باب الکنیٰ ۱۲ منہ

۴ اور معذوریوں کی وجہ سے بند ہو چکا ہے ... مولوی ثناء اللہ صاحب ... الہادی مرحوم کہا کہ ... ۱۲ منہ

وسبعین روی عنہ جماعۃ من الصحابۃ وجماعۃ من التابعین ۔[۱]

"یعنی حضرت ابوسعید خدری اپنی کنیت سے مشہور ہیں[۲]۔ ان کی سب سے پہلی جنگی حاضری غزوہ خندق میں ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بارہ جنگوں میں شریک ہوئے آپ ان صحابہ میں سے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث و سُنن یاد تھیں۔ آپ سے بہت بڑا علم روایت کیا گیا اور آپ انصار اصحاب میں سے بڑے جلیل القدر صحابی تھے۔ آپ ۷۴ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے صحابہ اور بہت سے تابعین نے احادیث روایت کیں۔"

(باقی باقی)

مسافر حجاز کا مکتوب

نمبر ۴

ثناء اللہ بود وردِ زبانم

"حرم شریف کی حالات"

۱۲ مئی کو ہم حرم شریف میں باب السلام سے داخل ہوئے۔ طواف اور سعی سے فارغ ہو کر غسل کیا کپڑے بدلے۔ خدا کا شکر ہے حکومت نے ازراہ میزبانی مکان رہائش قریب حرم کے دیا جس میں اذان بلکہ تکبیر کی آواز بھی آتی ہے۔ نماز کا انتظام یہ ہے کہ اول وقت اذان ہوتی ہے۔ مغرب کی نماز تو ساتھ ہی قائم ہو جاتی ہے۔ سوائے مغرب کے باقی اوقات میں بھی بشکل سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اذان سُنکر کوئی شخص وضو کرکے سنتیں پڑھکر جماعت نہیں پا سکتا۔ کیونکہ جماعت جلدی کھڑی ہو جاتی ہے۔

دلفگار واقعہ اسلام میں جسقدر وحدت دینی پر زور دیا گیا ہے کسی چیز پر نہیں۔ تمام قومی امتیازات مٹا کر صرف اسلامی وحدت رکھی گئی ہے۔ مگر مکہ میں خاصکر کعبہ میں جو کیفیت دیکھنے میں آتی ہے وہ بہت ہی دلفگار ہے خدا کی عبادت کا بہت بڑا معظم بیت ہے دور دراز سے مسلمان اسکی عظمت دل میں لیکر آتے ہیں۔ مگر حالت یہ ہے کہ ایک گروہ کی جماعت ہو رہی ہے تو دوسرے لوگ بیٹھے ہیں۔ اِدھر سلام پھرا اُدھر دوسرے مذہب کی اقامت ہوئی۔ قاعدہ آجکل یہ ہے کہ اول جماعت سب نمازوں میں حنبلی امام یعنی نجدی امام شیخ عبداللہ بن حسن از اولاد شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ پڑھاتے ہیں صبح کی دوسری جماعت حنفی امام پڑھاتا ہے۔ ظہر کی دوسری جماعت مالکی امام کراتا ہے عصر کی دوسری جماعت شافعی امام کراتا ہے۔ باقی مغرب اور عشا میں صرف ایک جماعت نجدی ہوتی ہے۔ واللہ اُس وقت کا نظارہ بہت ہی دلفگار ہوتا ہے جب ادھر سلام کی آواز نکلتی ہے اُدھر تکبیر ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو جماعتیں دو دینوں کے پابند ہیں۔ لطف یہ ہے کہ مقلدین ائمہ اربعہ کہا کرتے ہیں کہ ہم چاروں مذاہب حق پر ہیں بلکہ ہم سارے اہل سنت ہیں لیکن یہاں کی حالت دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ یہ چار مذاہب نہیں گویا مختلف ادیان ہیں۔ انا للہ۔

سابقہ زمانہ میں دستور تھا کہ ہر نماز میں چار جماعتیں ہوتی تھیں مگر عظمۃ السلطان ابن سعود ایدہ اللہ نے اتنی اصلاح کی ہے جو اوپر مذکور ہے۔ میں نے یہاں کی حالت دیکھکر اس مصرع کی تصدیق پائی ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

دنیا میں جسقدر اختلاف ہیں اور جتنے مسلمانوں کے گروہ آپس میں ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اُنکی بنا یہی اختلاف ہے جو کعبہ میں نظر آتا ہے خدا کرے عظمۃ السلطان جلالۃ الملک کی سعی سے کعبہ کا یہ اختلاف وحدت سے بدل جائے۔

عظمۃ السلطان کی روش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام کو اصلی شکل میں اور مسلمانوں کو سلف صالحین کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ حمیدیہ (جو شہر کی عدالت گاہ ہے اُس) میں شرفاء مکہ اور دیگر معززین کے سامنے تقریر فرماتے ہیں۔ اس تقریر کا مضمون مختصر بس یہی ہوتا ہے کہ اسلام کی بنیاد توحید خالص اور وحدت قومی پر ہے۔ تقریر میں ایسا نور ہوتا جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتے تو آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔

نجدیوں کی کیفیت ہمارے ملک میں نجدیوں کے جو قصے مشہور ہیں اُن سے تو شبہ ہوتا ہے کہ نجدی لوگ جنوں کی قوم ہوگی مگر دیکھنے سے اُن کی حالت کچھ اور ہی پائی گئی۔ حرم شریف میں بکثرت دیکھے جاتے ہیں یا تو مسواک کرتے ہیں یا قرآن شریف پڑھتے ہیں نہ کسی شخص کو کچھ کہتے ہیں نہ کسی سے بولتے ہیں۔ ہاتھوں میں معمولی سی بید کی چھڑی ہوتی ہے جیسی ہمارے ملک میں تعلیم یافتہ رکھا کرتے ہیں۔ نماز میں آمین رفع یدین بھی کرتے ہیں اور کوئی نہیں بھی کرتا۔ جماعت میں برابر شریک ہوتے ہیں۔

عظمۃ السلطان ایک خاص طبیعت کے آدمی نمونہ سلف ہیں ہر آدمی سے ملتے گرم فرش پر ننگے پاؤں طواف کرتے ہیں۔ توحید و سنت کا ذکر اکثر زبان پر جاری رہتا ہے۔ آپ کے صاحبزادے امیر فیصل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (اعلےٰ حاکم مکہ) ہیں۔ ماشاء اللہ نوجوان مگر توحید و سنت میں رنگے ہوئے۔ آنحضرت کا نام لیتے ہوئے ہماری طرح صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ السلام نہیں کہتے۔ بلکہ نام منہ پر آتے ہی فوراً اللھم صل علیہ وسلم کہتے ہیں۔

عربی زبان نحوی طریق سے نہیں بولتے بلکہ بدوی طریق سے بولتے ہیں جسکا سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ راستوں کے امن و امان کا یہ حال ہے کہ ایک دو اونٹ بھی مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ آتے جاتے ہیں اور کوئی خطرہ نہیں پاتے ہیں۔ (بقلم حکیم نور الدین صاحب لائلپوری)

سفر حجاز

ہم لوگ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کے ساتھ امرتسر سے چلکر ۱۰ مئی کو جدہ پہنچے جہاز کنارہ پر نہیں لگتا دور رہتا ہے کیونکہ جدہ کے ساحل پر سمندر کے اندر بکثرت پہاڑ ہیں جو جہاز کو ساحل تک پہنچنے میں مانع ہوتے ہیں کشتیوں پر مسافر بیٹھکر کنارے پہنچتے ہیں۔ ہم لوگ ابھی جہاز ہی میں تھے کہ جدہ کا حاکم شیخ عبداللہ رضا علی صاحب اور شیخ حسین سلامی رئیس بلدیہ جدہ جہاز پر تشریف لائے۔ اور مولانا موصوف سے ملکر جلالۃ الملک عبدالعزیز ابن سعود ایدہ اللہ کی طرف سے سلام کہا۔ اور خیریت مزاج دریافت کی۔

[۱] استیعاب جلد دوم صفحہ ۵۷ باب الاسماء ۱۲ منہ
[۲] ان کا نام سعد تھا باپ کا نام مالک تھا ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

اسکے بعد ہم کنارہ پر پہنچے تو رئیس بلدیہ مع اپنے اہلکاروں کے کنارہ پر موجود تھے۔ مولانا ممدوح کو انہوں نے کرسی پر بٹھا کر دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ کون کون ہیں مولانا صاحب نے مولوی اسمٰعیل صاحب ٹونکی مولوی محمد صاحب دہلوی و مولوی ابوالقاسم بنارسی قاضی محمد خان منشی جان محمد وغیرہ کے نام بتائے۔ ان لوگوں کو جب جہاز سے کنارہ پر پہنچنے میں دیر ہوئی تو شیخ موصوف نے فرمایا کہ آپ آرام گاہ میں تشریف لے چلیے ان حضرات کو وہاں پہنچا دیا جائیگا چنانچہ وہ صاحب بھی وہاں پہنچ گئے۔ جس مکان میں ہم کو ٹھیرایا گیا تھا اسکے قریب ایک رئیس شہر شیخ محمد نصیف صاحب کا مکان ہے۔ جو مذہباً اہلحدیث ہیں۔ (اہلحدیث کو یہاں سلفی کہتے ہیں) وہ سنتے ہی مولانا صاحب سے ملنے کو تشریف لائے بعد نماز عصر مولانا مع دیگر ہمراہیوں کے شیخ موصوف سے ملنے گئے۔ شیخ صاحب عجیب اخلاق مجسم ہیں بہت بڑے رئیس ہیں مگر طبیعت کے بڑے متواضع۔ شب کو مولانا صاحب اور ہم شیخ موصوف ہی کے مہمان رہے۔ مکان بہت آرام کا تھا۔ دوسرے روز شیخ ممدوح نے عربی تکلف کی دعوت دی۔ ۱۰ مئی کو قریب مغرب مکہ معظمہ سے شیخ محمد نصیف صاحب کے ٹیلیفون سے دریافت کیا گیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب پہنچ گئے ہیں؟ پہنچے ہیں تو انکو ٹیلیفون پر بلائیے۔ مولانا گئے تو سلطان المعظم کے سکرٹری نے خیر خیریت دریافت کی۔ رات کو گورنر جدہ اور رئیس بلدیہ آئے اور مولانا صاحب سے دریافت کیا کہ آپکو کتنی موٹریں چاہئیں؟ آپ نے دو موٹریں طلب کیں جو حکومت کی طرف سے تھیں اور تیسری قاضی محمد خان صاحب سوداگر مشالہ وغیرہ کیلئے کرایہ پر مقرر کرائی۔ غرض ۱۱ مئی کو بعد نماز عصر ہم دو موٹروں پر چلے۔ تیسری کا انتظار تھا۔ خدا کا حکم کہ راستہ میں ہماری موٹر خراب ہوگئی اسکی مشین ایسی خراب ہوئی کہ آخر وقت تک نہ بن سکی اتفاق یہ تھا کہ مولانا صاحب کیساتھ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ٹونکی مولوی حکیم محمد انصاری صاحب دیوریہ ضلع گورکھپور تھے اور ہم تین الگ موٹر پر تھے ہماری موٹر رکی رہی اور مولانا صاحب کی گذر گئی مگر مولانا صاحب بھی نصف راہ میں بمقام بحرہ رات کو ٹھیر گئے۔ ہماری فکر میں آپ ساری رات بے آرام رہے اپنی موٹر والیکو دس روپے دینے کہے کہ ہم کو لیجائے مگر آندھی و بارش کے باعث ڈرائیور کو حوصلہ نہ ہوا۔ ہم جنگل میں خدا کی حفاظت میں پڑے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہاں قریب ایک ٹیلیفون ہے ہم وہاں گئے۔ انچارج ٹیلیفون بہت شریف آدمی ہے جسکا نام حسین کشمیری ہے اسنے فوراً جدہ ٹیلیفون کیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کے رفیقوں کی موٹر بگڑ گئی ہے۔ جواب آیا ہم اور موٹر بھیجتے ہیں چنانچہ صبح ایک موٹر آئی جسمیں دس آدمیوں کی گنجائش تھی۔ اور عجیب اتفاق ہوا کہ اس موٹر میں قاضی محمد خان مولوی محمد صاحب دہلوی بھی تھے۔ ہم اسپر سوار ہوکر ۱۲ مئی کو نماز ظہر کے قریب مکہ پہنچے اور خدا کا شکر ادا کیا۔ ۱۳ مئی کو قبل دوپہر عظمۃ السلطان نے موٹر روانہ کرکے مولانا کو ملاقات کیلئے یاد فرمایا۔ مولانا صاحب دیگر علماء اور احباب کو ساتھ لیکر ملاقات کو پہنچے عظمۃ السلطان ایدہ اللہ بنصرہ سے ملاقات ہوئی۔ ممدوح نے مولانا صاحب کو اپنے پاس بٹھایا علماء اور احباب کی خیر خیریت دریافت کرنے کے بعد مسئلہ توحید پر سلطان ممدوح نے تقریر شروع کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام (سلطان) توحید کے سچے عاشق ہیں۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے سوال کیا کہ اہل نجد ائمہ اربعہ میں سے کس کی طرف منسوب ہیں؟ ممدوح نے فرمایا ہم اصل میں قرآن و حدیث کے پیرو ہیں۔ مسائل فرعیہ میں ہم امام احمدؒ کے پیرو ہیں۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے کہا یہ انتساب شرعی امر ہے یا مصلحتی؟ فرمایا شرعی نہیں۔ مولانا صاحب نے کہا کسی شخص کی نظر حدیث پر ہو۔ اور اس حدیث کی بنا پر اسکی تحقیق شیخ ابن تیمیہؒ اور شیخ ابن قیمؒ کی تحقیق کے خلاف ہو اور وہ اپنی تحقیق پر عمل کرے کیا وہ مخطی ہے؟ فرمایا نہیں۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے کہا ہم جماعت اہلحدیث اگر کسی امام کیطرف منسوب ہوجاتے تو جو تکالیف ہمیں ہوتی ہیں وہ نہ ہوتیں مگر ہم اسکو پسند نہیں کرتے۔ عظمۃ السلطان نے فرمایا لوگوں کا تعصب محل افسوس ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے کہا تصویر انسانی شروع شروع میں ممنوع نہ تھی مگر جب اسکا انجام یہ ہوا کہ لوگوں نے ان کی پرستش شروع کردی تو شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ نے تصویر رکھنے سے منع کر دیا۔ ٹھیک اسیطرح کسی مذہب کیطرف نسبت کرنا گو ابتدا میں معمولی بات تھی لیکن اسکا نتیجہ آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حرم شریف میں ایک گروہ کی جماعت ہورہی ہے تو دوسرا گروہ بیٹھا رہتا ہے۔ کیا یہ وہ تفریق نہیں جسکی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا۔ فرمایا یہ تعصب قابل تاسف ہے ایسا نہ ہونا چاہئے۔ مولانا صاحب نے کہا ہم علماء نجد سے ملنا چاہتے ہیں۔ فرمایا بہت اچھا اکابر علماء مدینہ شریف قبے گرانے گئے ہوئے ہیں انکے آنے پر ملاقات کرادونگا۔ مولوی محمد صاحب نے کہا ہم نجدی جیوش کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ فرمایا نجدی جیوش کیا دیکھو گے بدوی گروہ ہے اچھا کسی وقت دکھائینگے۔ مولانا صاحب نے عرض کیا ہم کو اجازت ہو کہ ہم حرم شریف میں وعظ کیا کریں۔ بڑی خوشی سے اجازت بخشی۔ اسی روز مولانا صاحب نے نماز مغرب کے بعد تقریر شروع کردی۔ مگر طواف کرنیوالوں کی آوازوں کا شور تھا اس لئے اعلان کردیا کہ بعد نماز عشا مولوی محمد صاحب دہلوی وعظ فرمائینگے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے شب کو تقریر فرمائی اسکے بعد روزانہ وعظ ہوتے رہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب علماء نجد کے اصرار پر اردو تقریر کے بعد مختصر سی تقریر عربی میں بھی کرتے رہے۔

عجیب اتفاق کی بات ہے کہ مصر کے مشہور عالم شیخ سید رشید رضا صاحب مدیر المنار بھی تشریف لائے ہوئے ہیں انہوں نے بھی اپنی تقریر کا سلسلہ بعد از مغرب عربی میں جاری کردیا ہے ایک نوجوان عبدالحکم شامی بھی آئے ہوئے ہیں وہ بھی عربی زبان میں بہت اچھی تقریر کرتے ہیں۔ مولانا صاحب نے بڑے زور سے اعلان کیا کہ اہل نجد پر جو جو الزام ہندوستان اور دیگر ممالک میں لگائے جاتے ہیں اسوقت علماء نجد حرم شریف میں موجود ہیں ان سے ان الزاموں کی بابت دریافت کرلیا جائے۔ یہ بھی اعلان کردیا کہ گو اجازت وعظ کی ہم نے لی ہے۔ لیکن ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہر مذہب کے علماء وعظ کریں کسی قسم کی روک نہیں میں اسکا ذمہ لیتا ہوں ایکدن مولوی نورحسین گھرجاکھی پنجابی نے بھی وعظ کہا۔

لطیفہ} کیا اچھا ہوتا مولوی نورحسین کی تقریر کے وقت مولوی نظام الدین معروف ملا ملتانی مقیم وزیر آباد بھی حرم شریف میں موجود ہوتے جسوقت مولوی نورحسین چاروں مصلوں کا ذکر کر رہے تھے کہ ان کا ذکر نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں نہ کتب فقہ میں۔ لہذا یہ سب دین میں زیادتی ہے اسیطرح بہت سی امور کا ذکر کیا یہاں تک کہ ملا ملتانی جیسے لوگ سرگوشیاں کرنے لگے لیکن بولا کوئی نہیں۔ ہم لوگ سب خیریت سے سرکاری مہمان ہیں یہاں توحید و سنت کی اشاعت ہورہی ہے۔ خدا عظمۃ السلطان کو تادیر زندہ رکھے اور ان سے اپنے دین کا کام لے۔ آمین ثم آمین۔

(منشی محمد عالم۔ چراغ الدین سدھی پوسٹل کلرک امرتسری)

ahmadimuslim.de

حقیقتِ وحدت

معزز پادری عبدالحق صاحب! تسلیم
میں جناب کی خدمت میں یہ عرض کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں کہ ایک معزز اور وسیع الخیال مسیحی دوست کی عنایت سے مجھے "نور افشان" کے بعض نمبروں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جن میں سے ۲۰ نومبر اور ۴ دسمبر ۱۹۲۵ء اور ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء کے نمبر بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ جن میں "مسیحیوں کے جلسے اور مناظرے بجواب اہلحدیث کے جلسے اور مناظرے" اور "مذاکرہ علمیہ" کے عنوان سے ایک مفصل بحث مبنی بر عقولات نظر سے گذری۔ جس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ غالباً جناب اڈیٹر صاحب "اہلحدیث" نے تثلیث پر اعتراض کیا ہوگا۔ جسکے جواب میں جناب نے توحید کی تعریف دریافت کی ہوگی۔ اسکے جواب میں مخالف نے سورہ اخلاص پیش کی ہوگی جس پر جناب نے اعتراض کیا ہوگا۔ پھر کیا تھا دلائل کی بوچھار ہونے لگی اور بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔

میں جناب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں کہ سورہ اخلاص توحید کے اثبات میں بجا پیش کی گئی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتِ وحدت ہی جناب کے روبرو پیش کیجائے کیونکہ جناب کی تمامتر توجہ اسی پر مبذول ہے۔

وحدت ذات پر اظہار خیال سے قبل میں یہ ضرور عرض کرونگا کہ معقولات سے سوائے خاص لوگوں کے عوام مستفید نہیں ہو سکتے۔ لہذا میں اپنی گذارش کو حتی المقدور منقولات تک محدود رکھنے کی کوشش کرونگا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب ذات باری تقییدات اعراض وجواہر سے مبرا و منزہ ہے تو معقولات اس بارے میں مفید مطلب بھی نہیں۔

وحدت ذات کی تعریف

قرآن مجید میں وحدت ذات الٰہی کا ذکر متعدد مقامات پر ہے۔ از انجملہ

واذا دعی اللہ وحدہ کفرتم (پ ۲۴ ع ۲)

"جب اکیلا خدا پکارا جاتا تھا تم کفر کرتے تھے۔"

واذا ذکر اللہ وحدہ اشمازت قلوب الذین لا یومنون بالاٰخرۃ (پ ۲۴ ع ۴)

"جب اکیلا خدا یاد کیا جاتا ہے تو اُن لوگوں کے دل نفرت کرتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔"

ان آیات میں غور فرمائیے اور وحدت الٰہی کو سمجھئے۔ مزید تشریح کی غرض سے کچھ اور بیان کیا جاتا ہے مگر مجملاً۔ قرآن کریم وحدت کی تعریف یوں بیان کرتا ہے

ھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن

"وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وکان اللہ بکل شیٔ محیطا

"اور اللہ تمام چیزوں کو محیط ہے۔"

اس وحدت پر انجیل بایں الفاظ روشنی ڈالتی ہے۔

"ابتدا میں کلام تھا کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔" (یوحنا باب اول آیت اول)

اور دوسری جگہ یوحنا میں ہے۔

"کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔" (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۰)

"تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں۔" (یوحنا باب ۱۵ آیت ۴)

یہ ہے کتب سماوی کی تعلیم مرتبۂ وحدت کی بابت یعنی وہ ذات جو جملہ نعوت سے پاک ہے جب نعوت سے منعوت ہوتی ہے تو ایک ہوتے ہوئے تمام مراتب کثرت کی علماً و خارجاً جامع ہوتی ہے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ "وحدت" وجود باری کی وہ شان ہے جس میں تمام مراتب کثرت لامحدود ولامعدود اسطرح مندرج ہیں کہ باوجود متضاد و متناقض ہونے کے باہم متمیز نہیں۔

فاضل ہنری صاحب "ہنری کومنٹری" نے پیدائش کے پہلے باب کی دوسری آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ آیت مذکورہ میں جو لفظ "خدا" آیا ہے وہ لفظ الوہیم کا مفہوی ترجمہ ہے جو عبرانی لفظ ہے۔ اور جس کے معنے فاضل موصوف نے کثیر لامحدود اور لامعدود بتائے ہیں۔ اس لفظ سے بھی وحدت کی تعریف پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ یعنی وجود باری وجوداً ایک ہے اور بلحاظ صفات کثیر۔ اور اُسکی صفات وجود میں مرتبۂ وحدت میں غیریت و امتیاز نہیں۔

پس وحدت وجود باری عبارت ہے اُس مرتبہ سے جو سب سے پہلے قابل تعریف ٹھیرتا ہے اور وہ وجوداً ایک ہوتے ہوئے جامع ہے تمام مراتب کثرت کا اسی طرح جیسے اوصاف و لوازم کا جامع موصوف و ملزوم ہوتا ہے۔ اور یہ وہی مرتبہ ہے جس سے مرتبہ واحدیت کا قیام ہوتا ہے عالم علم و غیب میں۔ اور پھر بتدریج ہر شئے عالم ظہور میں آکر اپنے کمال کی طرف رخ کرتی ہے اور اس مرتبہ میں عینیت و غیریت میں فرق نہیں۔ اس سے سمجھ لیجئے اور ذہن نشین کر لیجئے کہ ذات الٰہی کی وحدت عددی ہی ہے۔ اگر عددی نہ ہوتی حامل کثرت نہ ہوتی۔ اور نسبت و اضافت وحدت و کثرت میں ایک حکم رکھتے ہیں۔ یعنی ایک نسبت سے وہ ذات واحد مطلق ہے۔ اور ایک نسبت سے الوہیم مطلق ؎

در ذات حق اندراج شان معروف ست
شان چوں صفت ست و ذات ز موصوف ست
ایں قاعدہ یاد دار کانجا کہ خدا ست
نے جزو نہ کل نہ ظرف نے مظروف ست

اب پہلے ہمیں اس امر کا ایک مسلم فیصلہ کر لینا چاہئے کہ فریقین کی کتب مسلمہ کی تعلیم فریقین کے نقطۂ نظر سے کیا ہے اور یہ فیصلہ نہایت ہی مختصر و آسان ہے۔ اسلامیوں کے نقطۂ خیال سے قرآن معلم توحید ہے۔ اور مسیحیوں کے مسلمات کے موافق اناجیل معلم تثلیث ہیں۔ اس کے بعد یہ بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی اس بات کا دعوے کرتے ہیں کہ تثلیث کتب سماوی کی تعلیم نہیں۔ بلکہ تعلیم تثلیث اناجیل مقدسہ سے ثابت کرنا صریحی تحریف ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں کہ مسیحی جماعت کا قرآن کی بابت کیا خیال ہے۔ یعنی یہ امر میری دریافت سے باہر ہے کہ آیا اسلامیوں کی طرح مسیحیوں کا بھی یہ دعوے ہے کہ قرآن معلم توحید نہیں بلکہ معلم تثلیث ہے اور تعلیم توحید قرآن کی تحریف ہے۔ البتہ یہ امر میں ضرور جانتا ہوں کہ جیسے مذاہب عالم ایک دوسرے کی کتب مسلمہ کو باہم

ahmadimuslim.de

تسلیم نہیں کرتے۔ اسی طرح مسیحی بھی سوائے کتب مقدسہ عہدنامہ ہائے قدیم وجدید کے کسی مذہب کی کسی کتاب کو نہیں مانتے۔ اور اسی میں قرآن بھی داخل ہے۔

"تثلیث کی بابت مسیحی جماعت کا اعتقاد جو کچھ میں معلوم کر سکا ہوں وہ یہ ہے کہ باپ بیٹا اور روح القدس ان میں سے ہر ذات حقیقی خدا کا مرتبہ اور شان رکھتی ہے یعنی باپ یا اللہ ازلی وابدی ہے۔ واحد برحق ہے، قادر مطلق ہے، حی وقیوم ہے، بےمثل وبےمانند ہے، لاشریک ہے، خالق ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح بیٹا یا جناب مسیح بھی ازلی وابدی ہیں، واحد برحق ہیں۔ قادر مطلق ہیں، حی وقیوم ہیں بےمثل وبےمانند ہیں۔ اور خالق ہیں وغیرہ وغیرہ۔ علے ہذاالقیاس روح القدس بھی۔ تاہم یہ تینوں تین جداگانہ مستقل ہستیاں رکھتے ہوئے تین نہیں ہیں ایک ہیں۔ گویا ایک ہی وقت میں تین بھی ہیں اور ایک بھی۔

تثلیث کی یہ وہ تعریف ہے جو عام طور سے مسیحی علماء وفضلاء سے سنی جاتی ہے۔

یہ عقیدہ حسب ادعائے اسلام منشاء تعلیم الٰہی کے بالکل خلاف ہے۔ عہدنامہ عتیق واناجیل مقدسہ نہایت کھلے لفظوں میں اسکی تکذیب کرتے ہیں۔ اور لا الہ الا اللہ کی بلاقید وشرط تعلیم کی جسے توحید کہتے ہیں تائید کرتے ہیں۔ کتب مقدسہ سے چند حوالے تردید تثلیث وتائید توحید میں پیش کرتا ہوں۔ امید ہے بغور ملاحظہ فرمائیگا مگر پہلے خروج کے پندرھویں باب میں موسےٰ اور بنی اسرائیل کا جو گیت ہے اُسے ضرور تلاوت فرمالیں۔

"پھر خدا نے موسےٰ کو کہا کہ تو بنی اسرائیل سے یوں کہیو کہ خداوند تمہارے باپ کے خدا ابراہام کے خدا اسحاق کے خدا یعقوب کے خدا نے مجھے تم پاس بھیجا ہے اور ابد تک میرا یہی نام ہے اور ساری نسلوں میں میرا یہی تذکرہ ہے"

(خروج باب ۳ آیت ۱۵)

قبلہ پادری صاحب! ملاحظہ فرمائیے خدا خود کو ابد تک ایسا ہی بتاتا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل اور حضرت موسےٰ اُسکو مانتے تھے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل اور جناب موسےٰ علیہ السلام ایک خدا کے ماننے والے یعنی موحد تھے تثلیث پرست نہ تھے پس خروج کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ خدا واحد ازلی وابدی ہے اور اُسکی توحید بھی ازلی وابدی ہے۔ تثنیہ تثلیث تربیع اور تخمیس کو وہاں تا قیامت دخل ممکن نہیں۔ مگر مسیحی معتقدات آیت پیش کردہ کے مخالف ہیں۔ اور مدعی ہیں کہ توحید ازلی وابدی نہیں۔ ازل سے جناب مسیح کے زمانہ تک توحید رہی پھر خروج کی تکذیب ہو کر تثلیث ہو گئی۔ مگر میں خروج کو بجا سمجھتا ہوں۔

آیت مذکورہ سے قبل کی آیت بھی قابل ملاحظہ ہے "خدا نے موسےٰ کو کہا کہ <u>میں وہ ہوں جو میں ہوں</u>* اور اُس نے کہا کہ تو بنی اسرائیل کو یوں کہیو کہ وہ جو <u>ہے</u> اُس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے"

(خروج باب ۳ آیت ۱۴)

جب آیات مذکورہ کی تلاوت کا اتفاق ہوتا ہے اور ساتھ ہی باپ بیٹے کی غیر ممکن شرکت ورشتہ داری پر غور کیا جاتا ہے تو گمان کی جگہ یقین ہو جاتا ہے کہ تثلیث یا مسیحیت کلام ربانی سے بالکل مختلف ہے۔ دیکھئے نا خدا جب اپنا تعارف بندوں سے کراتا ہے تو طریقہ تعارف کیسا عجیب اختیار کرتا ہے جو اُسکے سوا اُس کے غیر سے ناممکن تھا۔ غور تو فرمائیے کہ خدا تو اپنی تعریف یوں بیان کرے کہ "میں وہ ہوں جو میں ہوں" یعنی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ جس سے محض ایک ذات مطلق کے وجود کے کسی صفت تک کا پتہ نہ چلے۔ اور مسیحی حضرات اُسمیں صفات انسانی قائم کردیں۔ سبحان اللہ عما یصفون۔

"خدا انسان نہیں جو جھوٹ بولے نہ آدمزاد کہ پشیمان ہو"

(گنتی باب ۲۳ آیت ۱۹)

مسیحی حضرات اس آیت کی تغلیط کرتے ہیں اور خدا کو آدمزاد کہتے ہیں جناب مسیح ابن آدم اور ابن مریم ہوتے ہوئے بخلاف گنتی خدا ہیں۔ گویا گنتی کی تعلیم ہے کہ خدا انسان یا آدمزاد نہیں۔ مسیحی کہتے ہیں کہ خدا انسان بھی ہے اور آدمزاد بھی۔

"پس آج کے دن جان اور اپنے دل میں غور کر کہ خدا خود وہی خدا ہے جو اوپر آسمانوں پر ہے اور نیچے زمین میں ہے اور اسکے سوا کوئی نہیں"

(استثنا باب ۴ آیت ۳۹)

مسیحی اسکو ہرگز تسلیم نہیں کرتے بلکہ اسکی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں اُسکے سوا دو اور اُسی جیسے خدا ہیں۔ قرآن کہتا ہے ھو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ۔ اور کہتا ہے لا الہ الا ھو۔

"تاکہ لوگ سورج کے نکلنے کے اطراف سے غروب کے اطراف تک جانیں کہ میرے سوا کوئی نہیں میں ہی خداوند ہوں میرے سوا کوئی نہیں"

(یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۶)

مسیحی کہتے ہیں یہ غلط ہے بلکہ خدا کے سوا دو ہستیاں اور بھی ہیں جو بنات خود خدا ہیں۔ "میرے سوا کوئی نہیں" کو کہتے ہیں تیرے سوا دیا اُس کے سوا اور ہیں۔

"<u>میرے آگے کوئی تیرا دوسرا خدا نہووے</u>۔ تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمانوں میں ہو یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہو مت بنا۔ تو انہیں سجدہ نہ کر۔ تو اُن کی بندگی نہ کر۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں"

(استثنا باب ۵ آیات ۷، ۸، ۹)

خدا کے آگے ہی مسیحیوں کے دو خدا خدائے واحد کے علاوہ اور ہیں۔ جناب مسیح زمین پر رہے اور اب بھی آسمان پر ہیں اور یقیناً وہ ایک صورت بھی رکھتے ہیں۔ مگر عیسائی اُنہیں پھر بھی خدا کہتے ہیں۔ غور فرمائیے کیا بات ہے۔

مگر مسیحی اُسی کو سجدہ کرتے ہیں جو اوصاف ممنوعہ سے موصوف ہے۔ یعنی جناب مسیح صاحب صورت بھی ہیں، زمین پر بھی وہ رہ چکے ہیں اور اب بھی آسمان پر ہیں۔

مگر مسیحی برابر بندگی کرتے ہیں۔

نہایت تعجب ہے خدا تو غیرت کرتا ہے کہ اُسکی موجودگی میں کوئی دوسرا خدا ہو سکے مگر مسیحی حضرات اُسکے غیور ہونیکی مطلق پرواہ نہ کرکے دو خدا اُسکے علاوہ اور بھی مانتے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

* الفاظ بالائے خطوط قابل غور ہیں۔ اس لحاظ سے تثلیث پر نظر کیجئے ۱۲ منہ

"کیونکہ میں خدا ہوں انسان نہیں۔"
(ہوسیع باب ۱۱ آیت ۹)

"اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے (رسول) جانیں۔" (یوحنا باب ۱۷ آیت ۳)

"نیک تو ایک ہی ہے۔" (متی باب ۱۹ آیت ۱۷)

"تاکہ تو جانے کہ خداوند ہمارے خدا کی مانند کوئی نہیں۔"
(خروج باب ۸ آیت ۱۰)

گویا یہ ایک خدائی ازلی و ابدی قانون ہے کہ انسان خدا نہیں ہو سکتا۔ مگر مسیحی حضرات انسان ہی کو خدا کہتے ہیں۔ کیا کسی فرد بشر کو جناب عیسیٰ علیہ السلام کے انسان ہونے میں کلام ہے؟

قرآن۔ والٰھکم الٰہ واحد۔ اول تو یہ باب کا باب ہی مؤید توحید اور منکر تثلیث ہے۔ اور پھر انجیل کہتی ہے خدا واحد ہے۔ مسیحی کہتے ہیں یہ غلط خدا تین ہیں۔ انجیل کہتی ہے مسیح علیہ السلام خدا کے بھیجے ہوئے رسول یا نبی ہیں۔ مسیحی کہتے ہیں وہ رسول ہرگز نہیں بلکہ خدائے واحد برحق ہیں اور قادر مطلق ہیں۔ مسیحی اسے جھٹلاتے ہیں اور تین نیک ثابت کرتے ہیں۔

قرآن۔ لیس کمثلہ شیئ۔ یہ ظاہر ہے کہ جناب موسےٰ موحد تھے اور خدا کو واحد مطلق جانتے تھے اُسکی توحید میں شرط تثلیث کفر سمجھتے تھے پھر بھی خدا اپنے بےمثل ہونے کی صفت جناب موسےٰ علیہ السلام سے بیان فرماتا ہے مگر روئے زمین کے مسیحی جناب موسےٰ علیہ السلام کے عقیدے کی مخالفت کرتے ہیں اور جناب عیسےٰ علیہ السلام اور روح القدس کو مثل خدا سمجھتے ہیں۔

ایسی ایسی شہادتیں کثرت سے عہدنامہ عتیق و اناجیل میں موجود ہیں جن سے خدا کا بلاقید و شرط واحد ازلی و ابدی ہونا اور بےمثل و لاشریک مطلق ہونا ثابت ہوتا ہے مگر ان آیات کی تلاوت کے بعد جب ہم مسیحیوں کی آواز سنتے ہیں تو اصل کتاب سے شمہ بھی موافقت نہ رکھنے کی بنا پر ہمیں یقین کرنا پڑتا ہے کہ تثلیث قطعاً تحریف ہے۔ اور یقیناً اسی وجہ سے ضرورت پڑی کہ قرآن مجید کے ذریعہ سے اسکی اصلاح کیجائے۔

جناب مسیح کا خدا نہ ہونا اور نبی ہونا اناجیل سے بداہتہً ثابت ہے۔

"جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے جو نبی کو نبی کے نام سے قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائیگا۔" (متی باب ۱۰ آیات ۴۰ و ۴۱)

ظاہر ہے کہ جناب مسیح بھیجے ہوئے رسول یا نبی ہوئے اور بھیجنے والا خدا۔ پس جناب مسیح نبی ہوئے نہ کہ خدا۔

"مگر یسوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن اپنے گھر کے سوا کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔" (متی باب ۱۳ آیت ۵۷)

ظاہر ہے کہ جناب مسیح کے اہل وطن آپ کو بے عزت کرتے تھے۔ اور پچھلے نبیوں کو بھی ان کے اہلیان وطن نے بے عزت کیا ہے۔ اس بے عزتی کو بطور تاریخی استدلال کے پیش کرکے جو نہایت بلیغ ہے آپ اپنی نبوت کا ثبوت دیتے ہیں۔ پس آپ خود اپنے بیان کے موافق جو بصورت انجیل ہے نبی ہی ہوئے خدا نہیں ہو سکتے۔

"اور وہ (سردار کاہن و فریسی) اُسکے پکڑنے کی کوشش میں تھے۔ لیکن لوگوں سے (یعنی حواریان جناب مسیح سے) ڈرتے تھے کیونکہ وہ (حواریان مسیح) اُسے نبی جانتے تھے۔" (متی باب ۲۱۔ آیت ۴۶)

اس آیت سے حواریان جناب مسیح کا عقیدہ جناب مسیح کی بابت نہایت واضح طور سے ظاہر ہے اور یہ کہنا غالباً تحصیل حاصل ہوگا کہ حواریان مسیح جناب مسیح کو نبی جانتے تھے۔ خدا ہرگز نہیں جانتے تھے۔

میں نے تثلیث کے امکان پر تین اصول قائم کئے تھے۔ مگر ایک اصول سے بھی تثلیث کا ثبوت ممکن نہ ہوا۔ اول یہ کہ وحدت ذات باری کو کتب سماوی سے اسطرح اور اس نیت و ارادہ سے سمجھا جائے جس سے تثلیث ثابت ہو سکے مگر نفس وحدت کی حقیقت ہرگز اسکی متحمل نہ ہو سکی۔ دوسرے یہ کہ اگر توحید الٰہی ازلی و ابدی نہ ہوتی تو یہ گنجائش نکل آنے کی امید تھی کہ ممکن ہے ابتدا میں تعلیم الٰہیہ توحید مطلق ہو مگر جناب مسیح کے ظہور کے بعد سے وہ تثلیث سے بدلگئی ہو۔ مگر توحید مطلق کی ازلیت و ابدیت نے جو منصوص ہے اس امید کا استیصال کر دیا۔ تیسری صورت اثبات تثلیث کی یہ اور صرف یہی ہو سکتی تھی کہ ذات جناب مسیح کی بابت اناجیل سے تحقیق کیا جاتا کہ آیا جناب مسیح میں خدا ہونے کی قابلیت ہے یا نہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسیحی مسلمات کا خون ہو گیا اور حضرت مسیح کسی طرح بھی ایک نبی سے زائد ثابت نہیں ہوئے۔ پس میں جناب سے درخواست کرتا ہوں کہ کیا جناب ظاہر فرمائینگے کہ

(۱) وحدت ذات باری کی وہ تعریف و حقیقت جو کتب مقدسہ سے پیش کیگئی ہے کیوں قابل تسلیم نہیں؟

(۲) مذکورہ تعریف و حقیقت کے نہ تسلیم کرنے کی صورت میں یوحنا کے پہلے باب کی ابتدائی آیات اور چودھویں باب کی دسویں آیت اور پندرھویں باب کی چوتھی آیت کسطرح قابل تسلیم ہیں؟

(۳) توحید مطلق کس بنا پر ناقابل تسلیم ہے اور تثلیث کس بنا پر قابل تسلیم ہے؟

(۴) جناب مسیح اور روح القدس کے خدائے بےمثل و لاشریک ہونے کا کیا ثبوت ہے؟

مجھے امید ہے جناب میری گذارش کا محققانہ جواب عنایت فرمائینگے۔ اس گذارش سے میری منشا محض احقاق حق ہے۔ اور میں اسکے لئے یہانتک تیار ہوں کہ تثلیث و توحید میں سے جسکو بھی جناب پسند فرمائیں اختیار کر لیں۔ اور حقیر سے ایک ایسا ندارانہ اور فیصلہ کن مفاہمت اس بارے میں کر لیں۔ اللہ کی ذات ہادی مطلق ہے یقیناً گمراہ کو ہدایت کریگی۔ ایاك نعبد وایاك نستعین۔

منتظر جواب باصواب حقیر
محمد اسمٰعیل خان سنان پرشین ٹیچر مدرسہ اسکول مقیم نذیڈنسی جیپور

قابل دید کتاب
حیات طیبہ
یعنی حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح عمری جو خاص ذریعہ ...
لکھائی چھپائی بہت بہتر قیمت ... منیجر اہلحدیث امرتسر سے منگائیں

ahmadiyyamuslim.de

گئوپرستی اور مسئلہ شدھی

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہوگئے

(۱) "برہم ہتھیا وغیرہ پاپ میں سے کسی ایک پاپ سے مشمول ہوتا ہیکر ہو کر گئو کے پیچھے پیچھے چلے اور بھیک مانگ کر بھوجن کرے اور اندریوں پر غالب ہو کر ایک سال تک ہر روز پاد مانی رچا کو جپ کرے تو پاک ہوتا ہے۔"
(منو شاستر ۱۱/۲۵۷)

(۲) "ایک دن برت کر کے دوسرے دن پہلی دفعہ تھوڑا بھوجن کرے حواس پر غالب ہو کر گئو موتر سے اشنان کرے۔" (منو شاستر ۱۱/۱۰۹)

(۳) "دن میں گئو کے پیچھے چلے کھڑا ہو کر گئو کے کھر سے اُڑتی ہوتی ہوئی دھول کو بیوے۔" (منو شاستر ۱۱/۱۱۱)

(۴) "گئو کھڑی ہو تو آپ بھی حسد و بغض سے علیحدہ ہو کر اندریوں کو جیت کر کھڑا رہے۔ گئو چلے تو آپ بھی اسکے پیچھے چلے۔ گئو بیٹھے تو آپ بھی بیٹھے۔"
(منو شاستر ۱۱/۱۱۱)

(۵) "جو گئو بیمار ہو اور چور و شیر وغیرہ کے خوف سے خوفناک ہو یا گر پڑی ہو یا کیچ میں پھنس گئی ہو اس کو سب تدبیروں سے چھڑا دے۔"
(منو شاستر ۱۱/۱۱۲)

(۶) "گرمی و برسات و جاڑا و آندھی اپنے مقدور کی موافق بدون حفاظت کرنے گئو کے اپنی حفاظت نہ کرے۔" (منو شاستر ۱۱/۱۱۳)

(۷) گئو موتر یا پانی یا گئو کا دودھ یا گئو کا گھی یا گئو کے گوبر کا رس ان میں سے کسی ایک کو اگن سرن (آتش رنگ) کر کے بیوے۔ اور اُس سے مرجائے تو پاک ہوتا ہے۔" (منو شاستر ۱۱/۹۰)

خاکسار:۔ آپ صاحبان کو معلوم ہوگیا کہ گئو کی کس درجہ وقعت آریہ سماج کی مذہبی کتب میں ہے۔ اور اُسکے کیا کیا ادب آداب ہیں۔ اور اُس کے بول و براز کے استعمال میں وہ تاثیر ہے کہ انسان پاک ہوجاتا ہے۔ اُس مذہب کی تعلیم کی تعریف کہاں تک کیجائے کہ جس مذہب میں گو اور موت کے استعمال پر پاکیزگی کا انحصار ہو۔ اور بول و براز بھی کس کا! ایک مویشی کا۔

کیوں آریہ صاحبان! جس گائے کے گو اور موت کے استعمال سے آپ کو پاکیزگی ملتی ہے اُس چیز کے استعمال پر ہم آپ کو نہیں روکتے۔ تو آپ ہم کو گائے کا گوشت کھانے سے کیوں روکتے ہیں۔ جو چیز آپ کے استعمال کے قابل ہے اُس کو آپ استعمال کیجئے اور جو چیز ہمارے استعمال کے قابل ہے اُسکو ہم استعمال کرتے ہیں۔ آپ بھی اپنے شرعی احکام پر پختگی کے ساتھ قائم رہئے اور ہم اپنے شرعی احکام پر۔ اگر ہم آپ کو گائے کے گو اور موت کے استعمال سے منع کریں تو آپ ہم کو بھی گوشت خوری سے منع کیجئے۔ بلا وجہ دخل اندازی کرنا ٹھیک نہیں۔

کیا ایسی ہی پاکیزہ تعلیم پر عیسائی اور مسلمانوں کو شدھی کی دعوت دیجاتی ہے کہ جس میں مویشی پرستی کی تعلیم موجود۔ اور بول و براز کا کھانا پینا جائز۔

اور ملاحظہ ہو۔ کوئی شخص اگر مویشی پرستی کو بھی منظور کرے تو آریہ سماج کی جنت میں اُس کو سانپ اور چیتے اسقدر ملینگے کہ وہ جنت کو جانیکا بھی قصد نہ کریگا۔ دیکھئے

"بڑے بڑے سانپ و پلنگ و چارپائے
و پرند و ساکن جاندار یہ سب تپ کے زور
سے سورگ (جنت) میں جاتے ہیں۔"
(منو شاستر ۱۲/۴۲)

اب فرمائیے کہ مسئلہ شدھی سے شدھ ہونیوالا کیا نفع اٹھا سکتا ہے؟ باستثناء اسکے کہ گئو کے بول و براز کا استعمال کرے اور نیک اعمال ہو کر بھی اپنے آپ کو سانپو اور چیتوں کے حوالہ کردے۔

اور ملاحظہ کیجئے۔ آریہ سماج کی تعلیم ہے۔ "براہمن کے واسطے یا گئو کی حفاظت کے واسطے جلدی اپنی جان تک قربان کردے۔ اسیطرح گئو اور براہمن کی حفاظت میں جان دینے سے برہم ہتھیا کے پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔" (منو ۱۱/۸۰)

خاکسار:۔ اگر اس اشلوک کے بموجب عمل کیا جائے تو ہر گائے پر ایک آریہ قربان ہوجانا چاہئے۔ اور اگر آریہ اس پر عمل نہ کرینگے تو گنہگار ٹھیرائے جائینگے بقول شیام لال نہرو ہندوستان میں صرف سالانہ ۵۰ لاکھ گائیں کام میں آتی ہیں۔ اگر ہر گائے پر سالانہ ۴ آریہ کام میں آئیں تو صرف ۱۱ سال میں ۲۲ کروڑ آدمیوں کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔

کیا ایسی تعلیم کسی مذہب کی جو حیوانوں کے بدلے دو کروڑ انسانوں کی سالانہ قربانی کا مطلب رکھتی ہو وہ تعلیم قابل عمل ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر اس پر آج عمل کیا جائے تو تمام ہندوستان میں بدامنی ہوجائے۔ اور بے تعداد آدمی سزائے موت کو پہنچیں۔ کیا کوئی دوسرے مذہب کا آدمی ایسے مذہب میں داخل ہوسکتا ہے کہ جو محض ایک گائے کے پیچھے اپنی جان کو تلف کردے اور بول و براز کا استعمال کرے۔ اور جنت میں بھی جائے تو اُس کو سانپ ڈسیں اور چیتے پھاڑ ڈالیں۔ ایسی شدھی کو تو دور ہی سے آداب عرض ہے

بڑے نیک صورت بڑے پاک باطن
ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

(منشی محمد داؤد خان نادلسٹ از سنبھل ضلع مرادآباد)

ثبوت قربانی گاؤ

جس میں قرآن مجید و حدیث شریف اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، رامائن، مہابھارت۔ اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے اس رسالہ کے مطالعہ کرنیکے بعد آریوں کا دعوے گئو رکشا محض لغو معلوم ہوتا ہے۔ اور عقلی و نقلی دلائل سے انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے یہ دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو با حیا، خلیق، نیک بناتی ہے اور گوشت نہ کھانے سے بیشرمی، بدعہدی اور بیہودگی پیدا ہوتی ہے۔ رسالہ دو حصوں میں چھپا ہے قیمت فی حصہ ۴؎

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

"برطانوی ڈپلومیسی کی فتح"

یہ وہ عنوان ہے جو ترکوں کے موصل سے دستبردار ہونے پر انگریزی اخبارات جلی حروف میں لکھ رہے ہیں۔ ہم گذشتہ اشاعتوں میں اس امر کو اچھی طرح واضح کر چکے ہیں کہ انگریزوں نے کسطرح موصل پر قبضہ کرنے کیلئے ترکوں پر دباؤ ڈالا۔ اٹلی۔ یونان اور بلقانی ریاستوں کو ترکوں کے خلاف متحد کرنے اور اسطرح ترکوں کو ایک اور جنگ میں دھکیل کر اپنا الو سیدھا کرنے کی کسطرح کوشش کی گئی۔

ایسی حالت میں ترکوں نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ فی الحال موصل سے دستبردار ہو جائیں "تاکہ مسلسل جنگوں سے جو اُنہیں نقصانات اُٹھانے پڑے ہیں اُن کی تلافی کر کے اندرونی اصلاحات کو نافذ کر سکیں"۔ چنانچہ غازی عصمت پاشا نے صاف الفاظ میں اس امر کا اعتراف کر لیا ہے۔ آپ نے انگریزی ترکی معاہدہ کے متعلق بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم موصل سے اسلئے دست بردار ہو رہے ہیں کہ موصل پر قبضہ کرنے کیلئے ہمیں جنگ کرنی پڑتی۔ اور چونکہ ترکی قوم کو امن کی ضرورت ہے۔ اسلئے ہمیں یہ قربانی گوارا کرنی پڑی۔ مجلس ملیہ ترکیہ میں تقریر کرتے ہوئے ترکی وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ دولت ترکیہ نے مشرق ادنےٰ میں امن وسکون قائم کرنے کیلئے یہ تمام قربانیاں گوارا کی ہیں۔

ہماری رائے ہے کہ جس انگریزی تدبر کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں وہ نہایت تباہ کن ہے اور اس کا نتیجہ نہایت خطرناک ہوگا۔ ایسا فیصلہ جو فوجی دباؤ ڈالکر یا جنگ کی دھمکیاں دیکر حاصل کیا جائے گو بظاہر اس کا فوری نتیجہ کیسا ہی دل خوشکن ہو اکثر پیچیدگیاں بڑھا دیا کرتا ہے۔

دیکھیں اب برطانیہ کے ہمجو مسولینی اور اُن کے ساتھی کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں برطانیہ اپنی اسی ڈپلومیسی کے جال میں اُلجھ کر نہ رہجائے برطانیہ کی اسی ڈپلومیسی سے باقی حکومتوں کی آنکھیں کھل جائینگی اور انہیں معلوم ہو جائے کہ یوروپین ڈپلومیسی کسقدر خطرناک چیز ہے۔ اور اس سے عہدہ برآ ہونے کیلئے اُنہیں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

آزادی مصر کی حقیقت

جو لوگ مدبرین برطانیہ کے زبانی وعدوں پر بڑے بڑے خیالی قصور آزادی تعمیر کر رہے ہیں مصر کا موجودہ واقعہ اُن کی آنکھیں کھولدینے کیلئے کافی ہوگا۔

برطانیہ نے مصر کو آزادی کی سند عطا کی پارلیمنٹ برطانیہ نے اسکی توثیق کی۔ لیکن جب مصریوں نے اس آزادی سے فائدہ اُٹھانا چاہا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ صرف دھوکہ کی ٹٹی تھی اور "جسکی لاٹھی اُسکی بھینس" والا مقولہ آج بھی ویسا ہی صحیح ہے جیسا کہ گذشتہ زمانہ میں تھا گذشتہ پرچہ میں ہم لکھ چکے ہیں کہ انتخابات مصر میں زاغلول اور اُسکی پارٹی کو زبردست کامیابی ہوئی اور قانوناً اب زاغلول پاشا اسکے مجاز ہیں کہ وہ وزارت عظمیٰ کا عہدہ قبول کر کے حسب منشا وزارت مرتب کریں لیکن برطانیہ جس نے بڑے بڑے جوڑ توڑ سے اور بڑی مشکلوں سے زاغلول پاشا اور اُسکی پارٹی کو مصری نظام سے الگ کیا تھا۔ ٹھنڈے دل سے یہ کیونکر گوارا کر سکتی تھی کہ وہی زاغلول پاشا اپنی پہلے سے بھی زبردست قوت کے ساتھ پھر منصب وزارت کو سنبھال لے۔ چنانچہ اس آئین وقوانین کی حامی حکومت نے فوراً مصر کے خلاف تہدید آمیز رویہ اختیار کر لیا۔ یہانتک کہ ایک جنگی جہاز بھی مصر کی طرف بھیجدیا گیا۔ اور جو امر قانون کی رو سے جائز تھا وہ طاقت کے بل بوتے پر ناجائز قرار دیدیا گیا۔ اور دنیا کو معلوم ہو گیا کہ آج بھی باوجود اس ترقی تمدن وتہذیب کے دنیا پر بربریت وطاقت اسی طرح حکومت کر رہی ہے جسطرح کہ پہلے زمانہ میں تھی زغلول پاشا باوجودیکہ حق پر تھا مصر کی کمزوری کے سبب طاقت کے سامنے جھک گیا اور اُس نے وزارت عظمےٰ کا عہدہ عدلی پاشا کے سپرد کر دیا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ صرف تبدیل وزارت سے برطانیہ اپنے وہ مقاصد حاصل کر سکتی ہے جسکے لئے اُس نے مصر کو جنگی طاقت کے بل بوتے پر مرعوب کر لیا ہے؟ اس کا صاف جواب ہے کہ نہیں۔ کیونکہ جب برطانیہ کی ان خواہشات کو احمد زیور پاشا کی وزارت جو کہ برطانیہ کی لونڈی تھی پورا نہ کر سکی تو دوسری وزارتیں کیونکر پوری کر سکتی ہیں۔ لیس جھگڑا اسی طرح مصر اور برطانیہ میں جاری رہیگا جبتک کہ مصر کیلئے قدرت کوئی موافق موقعہ نہ پیدا کر دے۔ اُسوقت حکومت برطانیہ کو معلوم ہوگا کہ اس نے جنگی طاقت کے گھمنڈ میں کسقدر فاش غلطیاں کی ہیں۔ اور دوستوں کی بجائے اُس نے اپنے دشمنوں کی تعداد میں کتنا اضافہ کر رکھا ہے۔

حالات مراکش

اگرچہ غازی محمد بن عبد الکریم نے اپنے آپ کو فرانس کے حوالے کر دیا ہے لیکن ریف کے قبائل ابھی تک برسر پیکار ہیں۔

فرانسیسی وہسپانوی دروغ بافیوں اور پروپگنڈا کی حقیقت اب دنیا پر آشکارا ہو رہی ہے۔ اور جوں جوں ریف کے حالات پر سے نقاب اُٹھتا جائیگا دنیا کی نگاہوں میں غازی ریف کی قدر ومنزلت بڑھتی جائیگی دشمنوں نے مشہور کر رکھا تھا کہ غازی ریف کی فوج کی کمان یوروپین جرنیلوں کے ہاتھوں میں ہے اگرچہ غازی موصوف نے اسکی بارہا تردید کی لیکن دشمنوں کا پروپگنڈا چونکہ زبردست تھا اس پر یقین نہ کیا گیا۔ اور واقعی یوروپین لوگوں کے ذہن میں ہی یہ بات سما سکتی تھی کہ ایک پہاڑی قبیلہ کا سردار دو زبردست سلطنتوں کا مقابلہ بایں ہمہ بے سروسامانی کس طرح کر سکتا ہے۔ لیکن اب جبکہ درمیان سے پردہ اُٹھ گیا ہے تو تمام یورپ یہ دیکھکر حیران رہگیا ہے کہ یہ غازی موصوف کے ہی تدبر کا نتیجہ تھا کہ یورپ کی دو زبردست سلطنتیں چند لاکھ نفوس کی چھوٹی سی ریاست کو فتح نہ کر سکیں۔

غازی موصوف کی زیر قیادت ریفیوں نے استعمال وساخت اسلحہ حرب میں جسقدر ترقی کی اس کا ایک ادنیٰ نمونہ

نمونہ یہ ہے کہ ایک مطیع قبیلہ کے ایک تیرہ سالہ بچہ نے ہسپانیوں کی بھری مجلس میں پہلے تو ایک شرالیوز توپ کے تمام پرزے الگ الگ کردئے اور پھر اُن کو اسی وقت جوڑ کے توپ کو مکمل کردیا۔

ریف کے بچہ بچہ میں جوش جہاد موجزن ہے۔ اور سب استعمال اسلحہ سے واقف ہیں۔ اسلئے یہ کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی اگر آئندہ چلکر ریفی جد وجہد آزادی میں کامیاب ہوجائیں۔ اور فرانس وہسپانیہ کو سنسر ہوکر جو خبریں ہم تک پہنچ رہی ہیں اُن میں بہت کچھ مبالغہ ہو۔

یہ تہذیب ہی یا بربریت؟

فرانسیسی تہذیب کے آجکل شام میں خوب مظاہرے ہو رہے ہیں۔ فرانسیسی فوجیں کیا ہیں ڈاکوؤں کے مسلح ٹولے ہیں۔ جن کی نظروں میں دوست دشمن سب برابر ہیں۔ مرد، عورت، بوڑھا، جوان اور بچہ جو بھی اُن کے سامنے آجائے فوراً موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے۔

ابتدائے مئی میں دمشق پر فرانسیسی فوجوں کے ہاتھوں جو تباہی نازل ہوئی تھی اسکی تفصیل لکھتے ہوئے مصری اخبار "الشوریٰ" رقمطراز ہے۔

"فرانسیسیوں کی طرف سے محلہ میدان کے باشندوں پر ایک ہزار اشرفی جرمانہ کیا گیا تھا۔ اور اسکے لئے ایک مدت معین کردی گئی تھی۔ پے درپے مصائب کے باعث ان لوگوں میں اتنی وسعت کہاں تھی کہ اس رقم خطیر کو ادا کرتے۔ خود فرانسیسی حکام کو بھی اس کا علم تھا اسلئے وہ مدت گذر گئی اور تاوان ادا نہ ہوا۔ بس پھر کیا تھا تین ہزار فرانسیسی فوج نے محلہ مذکور کو گھیر لیا۔ اسکے سامنے توپیں نصب کردی گئیں۔ آسمان پر ہوائی جہاز منڈلا رہے تھے۔

اہالیان محلہ ابھی غفلت کی نیند سو رہے تھے کہ محلہ پر گولہ باری شروع ہوگئی۔ باشندے بدحواسی کے عالم میں اُٹھکر بھاگنے لگے۔ گولوں کی بارش اور مکانوں کے انہدام سے بچکر جو بچے بوڑھے عورتیں اور مرد محلہ کے باہر نکل آئے اُنہیں فوج نے گولیوں کی باڑھ پر رکھ لیا۔

جب فرانسیسی فوجیں اس محلہ کو تباہ وبرباد کرکے واپس ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک مسجد میں پچاس سے زیادہ آدمی نماز جمعہ ادا کر رہے ہیں۔ ان درندوں نے ان سب کو شہید کردیا۔ بعد میں جب ان بچوں کا شمار کیا گیا جو گولہ باری اور آگ سے بچکر بھاگ گئے تھے اور جنہیں ان درندوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا تھا۔ تو اُن کی تعداد چار سو سے زیادہ تھی۔ اور پردہ نشین عورتوں کی تعداد سے تو تمام محلہ کا میدان پٹا پڑا ہے۔ × × × آگ سے جو نقصان محلہ مذکور کو پہنچا ہے اسکا اندازہ ۳۰ لاکھ گنی ہے۔ اور جو مال لوٹا گیا ہے اسکا کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا۔ فرانسیسی سپاہی اپنے گھوڑوں پر لوٹ کا مال لئے ہوئے جاتے تھے اور لوگوں میں اپنی اس کامیابی پر فخر کرتے تھے"

یورپ کے نزدیک تو یہ تہذیب ہے اور اسی تہذیب کو وہ دنیا میں بزور بازو یا دہان توپ سے پھیلانا چاہتے ہیں۔ لیکن ایشیا کے نزدیک یہ پُرانی بربریت ہے جس کا صرف نام بدل دیا گیا ہے اور بس۔ خدا کی شان ہے کہ یہ سب کچھ رحمدل یورپ کی نظروں کے سامنے ہو رہا ہے اور وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

ذکر حجاز

مکہ معظمہ میں اسلامی کانفرنس کا افتتاح ہوگیا ہے مولانا سید سلیمان نائب صدر مقرر ہوئے ہیں۔ خود سلطان نے اس کا افتتاح کیا ہے۔ بعض اسلامی ممالک کے باشندے ابھی پہنچے نہیں۔ امید ہے چند روز تک پہنچ جائینگے۔

ہمارے قبرپرست دوست سینہ کوبی میں مصروف ہیں کہ اب وہ اپنی جبین نیاز کو کہاں جھکائینگے۔ جبہ سائی کہاں کرینگے۔ ابن سعود نے ان کی فرضی سجدہ گاہوں کو زمین کے برابر کردیا اور اُن کے مجاوروں کی آمدنی کو بند کردیا۔ بہتر ہو کہ انجمن محافظ قبہ جات وقبرپرستی اُن کو دعوت دے کہ وہ قبرپرستی کے سب سے بڑے مرکز ہندوستان میں تشریف لے آئیں۔ اُن کی مجاوری کیلئے یہاں ہر ہر شہر قصبہ بلکہ محلہ میں ایسی قبریں موجود ہیں جہاں رات دن چڑھاوے چڑھتے اور سجدے ہوتے ہیں۔ بڑے عیش وعشرت میں زندگی بسر ہوگی۔ اور انہیں ایسے ایسے اسلامی مراسم نظر آئینگے جنہیں اُنہوں نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا۔ اور آمدنی تو اتنی ہوگی کہ رات دن کی عیاشیاں بھی اسے ختم نہ کرسکینگی۔ ہاں اتنا ضرور ہوگا کہ حجاز کی ارض مقدس سے شرکیہ رسوم کا خاتمہ ہوجائیگا۔

حجاج کے جسقدر خطوط مکہ معظمہ سے ہندوستان میں پہنچے ہیں اُن سب سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ زائرین بیت اللہ شریف کو ہر طرح کی راحتیں میسر ہیں۔ لیکن ہمارے قبرپرست دوست ہیں کہ ابھی تک یہی رٹ لگائے جا رہے ہیں کہ حجاج کو ارض حجاز کی زیارت سے خوشی نہیں بلکہ رنج ہوا ہے۔ حجاج کو تو رنج کا ہیکو ہوگا وہ تو زیارت بیت اللہ میں محو دست ہونگے ہاں رنج ہے تو ہندوستان کے قبرپرستوں کو جنکے زبردست بروپگنڈا کی بھی لوگوں نے پرواہ نہ کی۔ اور حج کرنے چلے گئے۔

کانگرس اور ہندو سبھا

یہ امر مسلمہ ہے کہ ہندوستان کی واحد سیاسی نمائندہ انجمن کانگرس ہے۔ اس سال کانگرس نے اعلان کیا تھا وہ اسمبلی اور کونسلوں میں خود نمائندے منتخب کرکے بھیجیگی تاکہ وہاں ملک کی حقیقی نمائندگی ہوسکے۔

لیکن ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی نے ہندو ممبروں کے نامزد کرنیکا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جس سے کانگرس کے وقار کو سخت صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اسکے مقابلہ میں بہار خلافت کمیٹی کا یہ رویہ کس درجہ قابل تعریف ہے کہ بہار کے مسلمان ممبر کانگرس کمیٹی منتخب کرے۔

اب اگر ہندو مہاسبھا کی روش سے فائدہ اُٹھاکر کوئی مسلم انجمن اپنے علاقہ کے مسلم ممبروں کی نامزدگی اپنے ہاتھ میں لے تو اسکا کیا قصور۔ ہاں آریہ سماجی اخبارات اپنے شور وغوغا سے آسمان سر پر اُٹھالینگے۔ دیکھیں اب پنڈت مالویہ جی کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک طرف تو انڈین نیشنل پارٹی کے سرگرم کارکن ہیں جو کانگرس کے نامزد کردہ ممبروں کے مقابلہ میں اپنے ممبر نامزد کرکے کانگرس سے جنگ کریگی۔ اور دوسری طرف آپکی ساختہ و پرداختہ ہندو مہاسبھا ہے "دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے"

اصول آریہ - آریوں کے اصل اصول مسئلہ وید، روح اور مسلمانوں کی فہرست کا رد - قیمت ۳ / (منیجر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

(تقریظات)

"آفتاب ہدایت" ۔ مولوی ابو الفضل کریم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم نے نہایت محنت سے شیعوں کے رد میں لکھی ہے ۔ فاضل مصنف نے بہت کوشش کی ہے کہ جملہ امور متعلقہ مباحث شیعیان کا جواب قرآن شریف سے دے اور پھر خود شیعوں ہی کی تصانیف سے ان پر الزام قائم کرے ۔ ان مباحث سے شوق رکھنے والے اصحاب اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں ۔ متوسط تقطیع پر حجم تقریباً ۳۸۰ صفحے ۔ قیمت ۱؎ ، قیمت کم ہوتی تو اشاعت زیادہ ہوتی۔

"تحقیق آریہ" ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ۔ پادری سلطان محمد صاحب عیسائی نے بہایت محنت و تحقیقات سے حال میں لکھی ہے ۔ مصنف کی محنت قابل داد ہے حجم تقطیع خرد ۹۶ صفحے ۔ قیمت ۸؍ مسیحی مشن کی تصانیف میں اتنی قیمت زیادہ ہے ۔

"خلاصۃ الاسلام" ۔ "حنفیت" ۔ "وظیفے" ۔ یہ تینوں کتابیں جناب مولوی احمد علی صاحب مقیم لاہور شیرانوالہ دروازہ نے تصنیف کی ہیں ۔ اور انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ نے چھپوا کر مفت تقسیم کی ہیں پہلی دو میں توحید و سنت کی حمایت کی ہے ۔ تیسری میں مسنون وظیفے بتائے ہیں ۔ پتہ مذکورہ بالا سے مل سکتی ہیں ۔

"عبد القادر عند القادر" ۔ چھوٹا سا رسالہ ہے ۔ جو امور شرکیہ و بدعیہ کی رد میں مولوی عبد الواحد صاحب تھانوی نے لکھا ہے اور سید عبد الرشید صاحب اینڈ سنس کمشن ایجنٹس بنگلور (مدراس) نے چھپوایا ہے ۔ پتہ مذکور سے بقیمت ۳؍ مل سکتا ہے قیمت زیادہ ہے ایسی کتابیں ارزاں قیمت پر دیجانی چاہئیں تاکہ اشاعت زیادہ ہو :-

غزنویہ کارروائی سے بیزاری ہم خادمان اہل حدیث موضع بھرتہ ضلع لائلپور تحصیل سمندری جلسہ مسجد چینیانوالی لاہور کے رزولیوشنوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنا صحیح نمائندہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو جانتے ہیں ۔

انجمن اہلحدیث حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ہم لوگ سردار اہلحدیث مولانا ثناء اللہ کو مطابق انتخاب آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے اپنا حقیقی نمائندہ تسلیم کرتے ہیں ۔

(۳) اور جو لاہور کی نام نہاد انجمن جماعت المسلمین نے اس فیصلہ کے خلاف زہر اگلا ہے اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ اور ہم سب لوگ سلطان عبد العزیز ابن سعود کیلئے دست بدعا ہیں کہ اسوۂ حسنہ رسول کریم صلعم پر چلکر اللہ کی نصرت کے مستحق ہوں (سکرٹری انجمن مذکورہ)

انجمن اہلحدیث دیودھا ضلع دربھنگہ کی تجویز انجمن ہذا آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے رزولیوشن کو جسکے رو سے مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث مؤتمر اسلامی حجاز میں نمائندہ منتخب کئے گئے ہیں منظور کرتی ہے اور مسجد چینیانوالی لاہور کی کارروائی کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے

(محمد عبد الوہاب سکرٹری انجمن مذکورہ)

> ## ضروری اطلاع
>
> بعض ناظرین و شائقین "اہلحدیث" منی آرڈر مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نام پر بھیجتے ہیں جسکی وصولی کے لئے بڑی دقت ہوتی ہے ۔ ایسے اصحاب کو واضح ہو کہ حضرت مولانا صاحب (سردار اہلحدیث) مدظلہ کی غیر حاضری کے زمانہ میں ترسیل زر بنام ایم ۔ عطاء اللہ (اڈیٹر اہلحدیث) ہونی چاہیئے ۔
>
> (مینیجر)

انجمن اہلحدیث جے نگر ضلع دربھنگہ کی تجویز انجمن ہذا سردار اہل حدیث حضرت مولانا ثناء اللہ سردار اہلحدیث امرتسری کے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے صحیح نمائندہ منتخب کئے جانے پر دلی مسرت و خوشی کا اظہار کرتی ہے اور مسجد چینیانوالی کی کارروائی کو حقارت سے دیکھتی ہے ۔ (سکرٹری انجمن مذکورہ)

قابل توجہ برادران اہل حدیث والد ماجد حضرت مولانا محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بنارس میں قیام فرماکر توحید و سنت کی اشاعت کیلئے مدرسہ سعیدیہ اسلامیہ اہلحدیث جاری فرمایا تھا ۔ اس مدرسہ میں بہت سے لوگوں نے علوم عربیہ کی تحصیل کی اور ہزارہا حضرات نے درس حدیث کی تکمیل کی اور سندیں پائیں ۔ اور اسیطرح ابتک قرآن و حدیث کی اشاعت جاری ہے ۔ باوجود ان خدمات کے غیر شہر خاصکر بنگال کے اہلحدیثوں نے اسکی امداد کی طرف کوئی توجہ نہیں کی ۔ حالانکہ اہل بنگال اس مدرسہ سے زیادہ فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔ پس جمیع برادران اہلحدیث سے عموماً اور اہل بنگال سے خصوصاً التماس ہے کہ جہاں اور کار خیر میں امداد فرمایا کرتے ہیں وہاں اس مفید مدرسہ کی بھی امداد فرمادیں ۔ اور ہر صاحب اپنی اپنی قربانی کے چرم کی قیمت اس مدرسہ میں ارسال فرمادیں ۔ تاکہ توحید و سنت کی اشاعت اور وسیع پیمانہ پر کیجاوے ۔ ان اجرہ الا علی اللہ

(خاکسار ابو مسعود قمر ناظم مدرسہ محلہ دارانگر شہر بنارس)

یاد رفتگان حافظ اکرام الحق صاحب سوداگر دہلوی کا انتقال ہوگیا ۔ انا للہ (مرحوم بسلسلہ تجارت یہاں مقیم تھے جماعت اہلحدیث کو بڑی تقویت تھی)

ایضاً :- مولانا نذیر الدین احمد صاحب ہیڈ مولوی ہرشچندر ہائی سکول بنارس" کی صاحبزادی فوت ہوگئیں ۔ انا للہ ۔

(خاکسار قمر بنارسی)

ایضاً :- ۳ جون کو میری بہن عزیزی صغریٰ فوت ہوگئی ۔ انا للہ ۔ (عبد الحنان کھریانوی از حسن سول)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں ۔ اللھم اغفر لھم ۔

تلاش گمشدہ میرا بھتیجا مسمی عبد المجید عمر ۱۶ سال ۔ قد میانہ ۔ چھوٹا سر ۔ لمبا چہرہ ۔ دانت چوڑے ۔ ہونٹ پتلے ۔ رنگ سانولا ۔ عصر پہننے کا عادی ہے ۔ مور بالبلڈنگ ۔ سانکلی اسٹریٹ بمبئی میں رہتا تھا ۔ عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہے ۔ جن صاحب کو ملجائے مہربانی فرماکر خاکسار کو بپتہ ذیل بر مطلع فرمائیں ۔ (عبد الرحیم حامد کرشنا پریس ہیوٹ روڈ الہ آباد)

درخواست کتب صحاح میرا برادر خورد حافظ محمود الحسن جس نے حال میں الہ آباد یونیورسٹی سے "مولوی عالم" کا امتحان پاس کیا ہے اسکو حدیث پڑھنے کا بہت شوق ہے بوجہ ناداری کتابیں مہیا نہیں ہوسکتیں ۔ براہ مہربانی کوئی صاحب صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی و ابوداؤد دلوادیں یا عاریتاً دیدیویں پڑھنے کے بعد واپس کردیجائینگی ۔

(عبد الرحیم حامد کرشنا پریس ہیوٹ روڈ الہ آباد)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۶ پر)

رحمۃ للعالمین ۔ آنحضرت صلعم کی سوانح عمری از محمد سلیمان صاحب منصور پوری ۔ قیمت جلد اول [illegible]

انتخاب الاخبار

مؤتمر حجاز } "خلافت" بمبئی کا ایک خاص پیام مورخہ ۵ جون مظہر ہے کہ چونکہ ابھی بہت سے مندوبین عرب میں نہیں پہنچے اسلئے مؤتمر حجاز ۸ جون تک ملتوی قرار دی گئی ہے۔ جاوا۔ مصر۔ سوڈان۔ فلسطین اور شام کے نمائندے پہنچ چکے ہیں۔ سلطان ابن سعود نے حجاز اور نجد کیلئے ۲۳ مندوب نامزد فرمائے ہیں۔ آپ ان نمائندوں میں اضافہ بھی فرما سکتے ہیں۔ توقع ہے کہ نمائندگان اسلام کا یہ جلسہ اپنی شان کے اعتبار سے عدیم النظیر ثابت ہوگا۔ ہندوستان کا وفد خلافت سلطان ابن سعود سے تین مرتبہ ملاقی ہو چکا ہے تعمیرات عامہ اور تنسیخ غلامی کے متعلق تجاویز پیش کیجا ئینگی۔ اور وفد خلافت کے ارکان دوسرے نمائندوں سے پیہم و متواتر تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔

ترک ملوکیت } مولانا محمد علی نے سلطان ابن سعود کو ہدایت کی کہ اسکو ملوکیت کی بدعت کو خیرباد کہہ دینا چاہئے۔ اور روش اکاسرہ کی بجائے خلفاء راشدین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنی چاہئے۔

مولانا شوکت علی کا معقول مطالبہ } مولانا شوکت علی نے زور دیا کہ قباب و آثار کا معاملہ علماء عالم اسلام کے سپرد کر دیا چاہئے۔ مولانا عبد الحلیم نے ان چند نجدیوں کی اس روش کو ناپسندیدہ خیال کیا کہ وہ اہل قبلہ کی تکفیر کرتے ہیں۔

مؤتمر اسلامی میں افغانستان کے نمائندے } معتمد نامہ خلافت کو معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ مؤتمر اسلامی کیلئے جمہوریہ ترکیہ کے نمائندے مکہ معظمہ پہنچ گئے ہیں۔ افغانستان کے نمائندے نور عطا محمد خان ہراتی اور عبد الصمد خان بھی روانہ ہو رہے ہیں جو امید ہے کہ وقت مقررہ پر وہاں پہنچ جائینگے۔ ایک باثر افغانی ملا بھی جو ملائے چاکنور کے نام سے مشہور ہے اپنے متبعین کے ساتھ مکہ جا رہا ہے۔

مکہ سے مولانا شوکت علی کا تار } جنۃ البقیع اور سیدنا حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے مزارات زمین کے برابر کر دئے گئے۔ مکہ میں اگر اس خبر کی تصدیق ہوئی۔ ہم مؤتمر میں یہ مسئلہ بھی پیش کرنے والے ہیں کہ اس میں مداخلت کرے۔ نیز سلطان کو بھی متنبہ کیا جائیگا کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کو نظر انداز نہ کریں۔

ترکی و عراق کے تعلقات } مجلس ملیہ عالیہ نے اُس معاہدہ پر جو دربارہ ولایت موصل ترکی و برطانیہ کے درمیان ۶ جون کو مکمل ہوا تھا مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

معاہدہ موصل کی عبارت جو آج (۸ جون کو) یہاں (قسطنطنیہ میں) شائع ہو گئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت عراق اُن لوگوں کو عام معافی دیدیگی جنہوں نے ترکوں کی محبت میں سرحدی علاقوں کے اندر جرائم کئے ہیں۔ مٹی کے تیل والے حصوں میں ترکی کی شرکت صرف ۲۵ برس تک محدود رہیگی۔

مؤتمر اسلامی کا افتتاح } مؤتمر اسلامی جو حجاز کے بلاد مقدسہ کے مستقبل اور خلافت (؟) پر بحث کریگی۔ ۸ جون کو مکہ میں اسکا افتتاح ابن سعود نے کیا۔ ہندوستان روس۔ جاوا۔ فلسطین۔ حجاز۔ مصر اور سوڈان کے نمائندے موجود تھے۔ شریف عدنان اسکے صدر اور مولانا سید سلیمان ندوی زعیم ہند نائب صدر مقرر کئے گئے۔

غازی عبد الکریم فاس بھیجدئے گئے } آدھی رات میں تاکہ کسی قسم کا مظاہرہ نہ ہو سکے غازی محمد ابن عبد الکریم کو موٹر کے ذریعہ سے تازہ سے یہاں (فاس) پہنچا دیا گیا ہے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے بہنوئی عبد الجبار اور آپ کے معتمد ابو القائد بھی تھے۔

زغلول پاشا مصری پارلیمنٹ کے صدر ہو گئے

زغلول پاشا ایوان کے صدر منتخب کئے گئے۔ صدارت کے لئے ان کو ۲۰۲ ووٹ حاصل ہوئے۔ تقریباً تمام پارلیمنٹ کے عہدے وفد پارٹی (یعنی زغلولی جماعت) سے بھر دئے جائینگے۔

ایرانی وزارت کا استعفا } ۵ جون کو وزارت مستعفی ہو گئی۔ اب مستوفی الممالک سے درخواست کی گئی ہے کہ وزارت مرتب کریں۔

فرانس و ہسپانیہ گفت و شنید } اسپینی سفیر پیرس گئے ہیں۔ تاکہ جنرل پریمو ڈی ریویرا سے مراکش کے مسئلہ پر گفتگو کریں۔

بقیہ متفرقات صفحہ ۱۵

قبول اسلام } مورخہ ۱۸ ذیقعدہ کو مسماۃ سرداراں جو پیشتر عیسائی مذہب میں داخل تھی میرے ہاتھ پر شرف باسلام ہوئی ہے۔ برادران اسلام دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مسماۃ مذکورہ کو استقامت عطا فرمائے۔ اسلامی نام غلام فاطمہ رکھدیا ہے۔ اسکا مسلمان ہونا جبر و اکراہ سے نہیں بلکہ اپنی ذاتی رضا و رغبت سے ہے۔ (محمد حسین دیوبندی از تلونڈی ضلع لائلپور) (۳ ر داخل غریب فنڈ)

تلاش معاش } میں بفضل تعالیٰ مدرسہ عربیہ دیوبند کا فارغ التحصیل ہوں۔ کتب درسیہ کی تعلیم باحسن طریق دے سکتا ہوں۔ اکثر مدارس عربیہ میں بعہدہ مدرسی کام کر چکا ہوں۔ اگر کسی دینی بھائی کو میری خدمت کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے خط و کتابت فرمائیں۔ (محمد عاشق بہاری موضع چندوارہ ڈاکخانہ بھنڈاری ضلع پٹنہ)

تلاش کتب } تفسیر ترجمان القرآن جلد ۳ و ۴ و ۱۳ و ۱۴ کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب بیچنا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (محمد حسن سب اسسٹنٹ سرجن ڈگی بلوچستان)

ضرورت عالم } جماعت اہلحدیث کانپور کو ایک ایسے عالم باعمل کی ضرورت ہے جو اخلاق حمیدہ رکھتا ہو۔ یعنی بوقت مناظرہ وغیرہ ادفع بالتی ھی احسن کو نصب العین قرار دیوے۔ اور قرآن و حدیث و تفسیر کے علاوہ فقہ و منطق وغیرہ بھی بخوبی پڑھا سکتا ہو۔ دوم ایک ایسے حافظ کی ضرورت ہے جو قرآن شریف کے علاوہ اردو فارسی اور خط و حساب وغیرہ بخوبی لکھا پڑھا سکتا ہو۔ تنخواہ خط و کتابت سے طے کیا جائے۔ (مولوی عبد الرحمٰن صاحب کانپور نشفگنج)

بڑھیا کپڑا منگا } ہمارے کارخانہ میں اول درجہ کا کپڑا ہوتا ہے جلدی منگوائیں آپ کپڑا کو دیکھکر نہایت خوش ہونگے۔ ریشمی رومال مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن تین روپے۔ ریشمی ازاربند زردار مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن تین روپے۔ ریشمی بنارسی صافہ زردار سات گز لمبا درجہ اول فی صافہ سات روپے۔ ریشمی شہدی لنگی رنگ سیاہ کنارے نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ خوش وضع اعلیٰ فیشن کی درجہ اول ۳ گز لمبی فی لنگی چار روپے آٹھ آنہ۔ تولیہ اوپر پلنگ کا اعلیٰ وضع کا درجہ اول فی تولیہ تین روپیہ۔ ریشمی مظفر تکیہ کلاہ بند رنگین فی عدد ایک روپیہ دو آنہ۔ بڑھیا کلاہ زردار درجہ اول فی کلاہ ڈیڑھ روپیہ نماز جانماز بھی ملتی ہیں۔ ملنے کا پتہ منیجر سودیشی کمپنی ... پنجاب

اسوۂ حسنہ - ترجمہ سیرت الرسول (اختصار زاد المعاد مولفہ علامہ ابن قیم) قیمت ... (منیجر)

ahmadmuslim.de

مومیائی ۱۱ؔ

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان پاکسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک ٨ر آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر سے ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

منیجر دی میڈلین ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں ۵ؔ ۱ؔ

صیانتہ المقتصدین۔ حنفیوں کی کتاب "نصرۃ المجتہدین" کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا مولانا ابو القاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اسکے مؤلف ہیں۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں۔ حجم ۲۳۶ صفحات قیمت عہ۔

علماء سلف۔ اس بیمثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق و آداب حق پسندی راستگوئی اور راستبازی۔ اختلاف و اتفاق۔ سلوک و برتاؤ۔ محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولے کے علماء کیسے تھے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اُٹھائے۔ قیمت عہ۔ نصائح امام غزالی قیمت ۲ر (تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار) (پتہ)

خالد برادرس امرتسر

ایک بہترین نئی ایجاد۔ بارہ اکسیروں کا بے نظیر مجموعہ

فیملی میڈیسن بکس

یہ فیملی میڈیسن بکس ایسی عجیب و غریب ادویات سے ترکیب دیا گیا ہے جسکا تجربہ ہزارہا بار پہلے کیا جاچکا ہے اور جو بفضلہ بہت کم خطا کرتی ہیں۔ سفر و حضر میں رہنے والوں کیلئے یہ فیملی میڈیسن بکس سچا مشیر طبی ثابت ہوگا۔ ایسی جگہوں میں جہاں ضرورت پڑنے پر کوئی دوا نہ مل سکے یہ بکس آپکی خاص رہنمائی کریگا۔ ایسے وقت میں جبکہ آپ کو کسی اچانک مرض کے حملہ نے پریشان کردیا ہو اور طبیب یا ڈاکٹر کی فوری امداد کی ضرورت ہو یہ فیملی میڈیسن بکس صحیح معنوں میں حکیم حاذق کا کام دیگا۔ اس فیملی میڈیسن بکس میں اچانک ہوجانیوالی مختلف ساٹھ ستر امراض کے دفعیہ کیلئے ایسی تجربہ کی اکسیر الاثر دوائیں موجود ہیں جو کہ تقریباً تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں اور جنکی تفصیل نیچے دیگئی ہے بال بچے دار گھرانوں میں اس کا موجود ہونا حکیموں و ڈاکٹروں کی بڑی بڑی فیسوں کی زیر باری سے بچادیگا۔ پھر تو انہیں کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت ہوگی اور نہ کسی نسخہ کے تجویز یا تلاش کی فکر۔ ایسے حکیم یا ڈاکٹر جو کہ اپنے مطلب کو کامیاب بنانا چاہتے ہوں وہ اسکے ذریعہ سے اپنی آمدنی اور شہرت کو کافی طور پر بڑھا سکتے ہیں۔ گویا یہ ایک ایسا

فیملی ہسپتال ہے جو وقت پر آپ کو پورے ڈاکٹر کا کام دیگا

اور انشاء اللہ آپ کی تمام جسمانی تکلیفوں کو منٹوں میں دور کردیگا۔ یہ مشہور و معروف بکس میری برسوں کی محنت اور جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ بڑے بڑے نامی گرامی اطباء نے اسے مشیر طبی مان لیا ہے اس لئے میں آپ سے بزور سفارش کرتا ہوں کہ ایک ایک بکس ضرور گھر میں موجود رکھنا چاہئے۔

نام ادویات فیملی میڈیسن بکس جو مندرجہ ذیل امراض کیلئے تیر بہدف ہیں۔

شربت اکسیر۔ روح مسیحا۔ عرق مسیحا۔ عرق اعجاز۔ عرق جواہر۔ سفوف جواہر۔ سفوف اعجاز۔ سفوف حمیات۔ سفوف شفار سفوف مسیحا۔ سفوف اکسیر۔ اکسیر الاطفال = (امراض جنکے لئے یہ ادویات تیر بہدف ہیں) امراض چشم۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ درد پیٹ۔ درد شکم۔ پیچش۔ مروڑ۔ قے۔ متلی۔ نفخ۔ قراقر شکم۔ ریح۔ ڈکاروں کا آنا۔ کرم شکم۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ بندش حیض۔ کھانسی۔ درد سر۔ طاعون۔ درد شقیقہ۔ عرق جلاب۔ بواسیر ہر قسم۔ بیخوابی۔ بال چڑ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد اعصاب۔ رکاوٹ بول۔ قبض۔ جریان۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ درد دانت۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ گٹھیا۔ خنازیر۔ نزلہ۔ زکام۔ انفلوئنزا۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم۔ جہازی امراض۔ نکسیر۔ ڈبہ۔ نمونیا۔ ذات الجنب۔ بچوں کی پسلی چلنا۔ و تمام امراض بچگان وغیرہ وغیرہ۔

گارنٹی میرا دعوٰے ہے کہ آجتک کبھی ایک فرد بشر نے بھی فیملی میڈیسن بکس کی ادویہ کے بے سود ثابت ہونے کی ہرگز ہرگز شکایت نہیں کی۔ اسلئے میں محض بنظر ہمدردی بنی نوع مشورہ دیتا ہوں کہ ہر ایک گھر میں ہروقت سفر و حضر میں ایسے فیملی میڈیسن بکس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اشتہاری بدظنی کو دور کرنے کیلئے حلفی معاہدہ کرتا ہوں کہ اگر اشتہار میں جیسا لکھا ہے ویسا نہ نکلے یا اسکی ادویہ پر تاثیر ثابت نہ ہوں تو اسکے لوٹا دینے پر علاوہ قیمت واپس کرنے کے مبلغ ایکسو روپیہ تاوان دونگا۔ اور اسکی ادویات بیسود ثابت کرنیوالے کو اگر ایکسو روپیہ تاوان نہ دوں تو بموجب اس اقرار نامہ کے بذریعہ عدالت وصول کرسکتا ہے۔ اور میں یہ دعوٰے اپنی صداقت اور فیملی میڈیسن بکس کی ادویہ کے واقعی قابل اعتماد ہونے کے کرتا ہوں۔ **قیمت** فیملی میڈیسن بکس خرد ۴ر روپئے آٹھ آنے (للعہ) محصولڈاک ۱۲ر ایضاً درمیانہ ساتھ روپئے چار آنے (٧ہ) محصولڈاک ٨ر ایضاً کلاں چودہ روپئے (للعہ) محصولڈاک عہ۔ (نوٹ) کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

(منگانے کا پتہ)

منیجر فیملی میڈیسن بکس" فارمیسی۔ پوسٹ منیر۔ ضلع پٹنہ

ازواج النبی۔ حضور کی بیویوں کے حالات مبارک۔ قیمت ۱۲ر ایضاً کلاں عہ (منیجر)

حب مصطفائی

۳۰/۲۵

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق ومصدوق فداہ ابی وامی کا قول ہے کہ "الصدق ینجی والکذب یہلک" سچائی باعث بہبود وفلاح اور جھوٹ باعث بربادی وہلاکت۔ خاص فائدہ اٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے میں خلق خدا کو اپنے ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا ہوں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے نجات دلاتی ہیں جو انسان کو محض بطا ہر جاندار انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہریہ اصلیہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ مثلاً۔

(۱) جریان وکثیر احتلام کے دہ سالہ مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اثر کرتے ہوئے پایا (۲) ایسی قوت نزول جنکو کسی دوا سے فائدہ نہوتا ہو وہ اسکو استعمال کر کے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ سرعت نزول وکثرت جریان واحتلام یا کسی قسم کے جواہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی با اولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض جنکی زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دوبھر ہوگئی ہو وہ عافیت اٹھا کر اس نعمت خداداد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً ایک سخت مرض جو لبطا ہر لا علاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفابخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے ساتھ اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بُری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس عدد کی پانچ روپئے (ﷲ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ بطریق ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

حکیم عبدالرحمٰن عفی عنہ۔ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ۔ شاہ آباد

سلاجیت خالص آفتابی

۴۰/۵۱

دل ودماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی وبادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑی ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت واحتلام وجریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ نصف پاؤ صہ، پاؤ بھر لعہ، نصف سیر للعہ ایک سیر پختہ ننہ، مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روغن سلاجیت۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بدیں خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمائیے۔ آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ یہ پتھری اور درد جوڑ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے" (۷-۲/۲۴)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے" (۲۷-۹/۲۵)

(شان خان موٹر ڈرائیو رنشن لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سندیافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

۱۲

انکو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانچسو روپئے کی چوڑیاں بنوا کر انکے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم دیتی ہیں۔ تجربہ کار سا ہو کار بھی ہر گز نہیں بتا سکتا کہ یہ سونیکی نہیں ہیں جہاں دکھاؤ کوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں بتا سکتا کاٹ تو تپاؤ کسوٹی پر لگاؤ سونے کا ہی کس آویگا۔ گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہوجائیں تو پھول بنی معلوم ہوتی ہیں۔ سب ملگئیں تو عمدہ لہریا پڑا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہوجائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑجاتی ہے انکو پہنکر عورتیں عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو ماتدن سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ ایسی ہم کو بھی منگوا دو۔ سب کی نظر اس پر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا عہ تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

(پتہ)

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

۱۹/۵۱

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھپن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئے جسکے ۲۱ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۶ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہوں تو کل قیمت مع عہ ہرجہ واپس منگالو۔ بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے۔

نوٹ:۔ ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت سے محصول ۶/

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی وپیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت عہ محصول ۶/

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

ahmadimuslim.de

معزز شریف اور معقول روزگار

کی ضرورت ہو تو

دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں

اس دار العلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے بلکہ انہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری علوم سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید براں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض وغیرہ کا اپریشن بھی سکھایا جاتا ہے جسکی وجہ سے اس دار العلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے دو تین سو روپیہ ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دار العلوم سری حضور مہاراجہ راجگان سری مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اردو طب امتحان پاس کرنیوالوں کو حاذق الحکماء اور عربی طب کے امتحان کو طبیب کامل کا ڈپلومہ دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ کا انتظام معقول ہے۔ داخلہ قریب ہے آج ہی ارکاٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوا لیجئے۔

(پتہ)

مہتمم دار العلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)

صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۳۰ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں۔ صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں۔

رعایتی فہرست کتب۔ قواعد کمپنی مصدقہ پبلسٹی شیٹ مع رپورٹ کارکردگی طلب کرنے پر مفت

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

پنڈی بہاؤ الدین (پنجاب)

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ وہ طلاء ہے جو ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربے سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء نے بہت سے مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں یکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلاء کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ہے۔

(پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

بقر عید کیلئے

گوشت کا قیمہ بنانے کی آہنی مشین

وزن تقریباً سوا دو سیر

قیمت چھ روپے آٹھ آنہ

محصول علاوہ

پیکنگ ۸

تاجروں کی خاص رعایت خلاف تحریر ہو تو دام واپس

اس مشین میں باریک یا موٹا جیسا قیمہ چاہے دم بھر میں سیر دو سیر گوشت کا بنا لیجئے۔ بالکل اعتماد کی بات ہے۔ یہ مشین بیلی نئی ہوئی ہے۔ ان کل پرزے اور گوشت کاٹنے کی قینچی بہت تیز اور مضبوط ہے۔ ولایتی مشین کی مانند عیب دار نہیں کہ ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جائے۔ بلکہ پہاڑ پر سے گرائیں۔ تو اس کا ایک پرزہ بھی خراب نہ ہوگا۔ ایک مشین پشت ہا پشت تک کام دیگی۔ ۔۔۔ آرڈر بھیجئے ورنہ اسٹاک ختم ہو جائے گا۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

نشیا منسیا

یعنی

دردسر

کی

بیخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردسر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ عدد ٹکیہ ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ۱ر محصول ڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶ ر چار بکس ۸ ر

حکیم حاذق علم الدین

سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی،

محلہ قلعہ امرتسر

جگتجیت پڑوڈا انجنئرنگ کالج

کپورتھلہ

یہ کالج سنہ ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ریاست کا رجسٹرڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلیٰ نے یہاں کی تعلیم۔ ضبط۔ نظم ونسق اور اسٹاف کی تعریف فرمائی کہ طلباء کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند دہرہ دون نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اس کو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

"پرنسپل"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ارزان ہفتہ وار (ویک انڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۱۱ - مئی ۱۹۲۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے۔ ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے۔

نام اسٹیشن	کرایہ	نام اسٹیشن	کرایہ
راولپنڈی	۶۸ روپے	جالندھر چھاؤنی	۴۳ روپے
جہلم	۶۱ روپے	لودھیانہ	۴۰ روپے
سیالکوٹ	۵۹ روپے	پٹیالہ	۳۷ روپے
لاہور	۵۱ روپے	انبالہ چھاؤنی	۳۴ روپے
امرتسر	۴۸ روپے	سہارنپور	۳۸ روپے
فیروزپور چھاؤنی	۴۷ روپے	میرٹھ چھاؤنی	۴۵ روپے
		دہلی	۴۵ روپے

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے اُن کو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اُترنا چاہے تو اسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا۔ اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید پانچ روپے دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر وصول کئے جاتے ہیں ریل موٹر پر سفر کریں۔ بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی ان واپسی ٹکٹوں کا روپیہ واپس (ریفنڈ) نہیں ہو سکتا

السوسی اینڈ ہوٹلز لمیٹیڈ (The Cecil and Corstorphans)

دی سیسل اینڈ کورسٹورفنز ان مسافروں سے جن کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے۔ ہوٹلوں میں رہنے کیلئے رہائش اور کھانے کی قیمت پر فی صدی خاص رعایت کرینگے۔ بشرطیکہ ان کے ہاں رہنے کی جگہ ہو۔ یہ رعایت صرف اُن اشخاص کیلئے ہوگی جو ہفتہ کے روز ہوٹل میں پہنچ جائیں اور پیر کے روز بعد دوپہر ہوٹل سے روانہ ہو جائیں۔ اسکے علاوہ کسی دوسری صورت میں رعایت نہ ہوگی۔

دستخط
دی۔ ایچ۔ بولتھ
برائے ایجنٹ صاحب

دفتر
ہیڈ کوارٹرز این۔ ڈبلیو۔ آر
لاہور - ۱۷ - مئی ۱۹۲۶ء

تمام دنیا میں بے مثل ۱۶/۲۵

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو

کی قیمت رفاہ عام کیلئے

بجائے پانچ روپے کے چار روپے

کر دیئے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ وسلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنےٰ لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں ناظرین خود دیکھکر معلوم کر لینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپے (للعہ) محصولڈاک ۱ر بذمہ خریدار۔ اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (ﷲ) ڈیڑھ روپیہ (عہ) دو روپے (عا) تین روپے (عے) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر
عبد الغفور الغزنوی
مالک مطبع انوار الاسلام
امرتسر (پنجاب)

[illegible]